A_2006

Vol I
No 17

Tuesday
25th March 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	Pages
Starred Questions and Answers	1887—1890
Unstarred Questions and Answers	1890
Legislative Business	1891—1895
L. A. Bill No. XV of 1952 The Hyderabad Security Measures (Repealing) Bill 1952	1895—1898
Non-Official Resolution No. II	1898—1909

Price Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1952
D

شری سی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ معلوم ہوا کہ مائننگ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ وصول ہو کر تین ماہ کا عرصہ ہو گیا ۔ کیا اس سیشن کے دوران میں

شری بی رام کشن راؤ ۔ میں نے کہا ہے کہ پانچ چھ روز میں ہی یہ رپورٹ شائع ہو کر آجائیگی ۔ بلیو پرنٹ (Blue Print) یعنی ماباں کے نقشے وغیرہ کے چھپنے میں دیر ہو رہی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ اگلے ہفتہ اپریل ممبر اس کو پڑھ سکیں گے

DEMOBILISED ARMY PERSONNEL

*174 (277) *Shri Syed Hasan* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) The number of demobilised army personnel in the State?

(*b*) The number of such persons absorbed in the H S R P and other Government Departments so far?

شری بی رام کشن راؤ ۔ جز (اے) کا جواب یہ ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ فورسس (Hyderabad State Forces) کے ایک ہیڈ کوارٹر سے جو ریکارڈ ملا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ آرمی ڈسبانڈ (Disband) کرنے کی وجہ سے (۱۸۴) حیدرآباد آرمی پرسنل کو سروسس (Services) سے ریلیز (Release) کیا گیا (بی) کا جواب یہ ہے کہ ایچ ۔ ایس ۔ آر ۔ پی میں ان کے منجملہ (۲۶) آدمیوں کو ابسارب (Absorb) کیا گیا اور دوسرے گورنمنٹ ڈپارٹمنٹس میں (۲۸۷) آدمیوں کو ابسارب کیا گیا ہے

شری سید حسن ۔ کیا گورنمنٹ اس بات سے واقف ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے انڈسٹریل ایجوکیشنل اسکول (Industrial Educational School) کے لیے جو دو یا چار لاکھ روپیہ دئے تھے اس رقم کا مصرف کیا ہوا ؟

شری بی رام کشن راؤ ۔ انڈسٹریل ایجوکیشن کے لیے جو رقم گورنمنٹ آف انڈیا نے دی تھی اس کے مصرف کے متعلق تفصیلات میں نے ایک سوال کے جواب میں دی ہیں کہ کن کن آئٹمس (Items) کے تحت کس کس طرح اخراجات ہوئے ہیں

شری سید حسن ۔ ایچ ۔ ایس ۔ آر ۔ پی کی کیا اسٹرینگتھ (Strength) ہے اور کتنے ڈسبنڈ آرمی پرسنل کو اس میں ابسارب کیا گیا ؟

شری بی رام کشن راؤ ۔ ایچ ۔ ایس ۔ آر ۔ پی کی کل تعداد مجھے یاد نہیں ہے لیکن قریب قریب (۸) ہزار کی اسٹرینگتھ ہوگی ۔ اس میں سے کچھ حصہ ڈسبانڈ

(Disband) ہوگیا ہے اس میں حیدرآباد آرمی کے (۲۶) آدمیوں کو اسارب کیا گیا (ـ) حصہ اس میں اسارب (Absorb ۰) ہوا ہے

شری سید حسن: ان کے سب لوگ کیا غیر ملکی تھے ؟

شری بی رام کشن راؤ: ان سب کے سب و غیر ملکی نہیں تھے البتہ ( ) درمیس غیر ملکی تھے

شری سید حسن: جی اے ڈی سے ایک سرکیولر (Circular) نکالا گیا تھا کہ ابساربشن (Absorption) کے وقت ان لوگوں کو پریفرنس (Preference) دیا جائے لیکن حال ہی میں ایک اور سرکیولر نکالا گیا ہے جو سیلانی اور کسٹمس ڈپارٹمنٹ کے لوگوں کے متعلق ہے کہ ان کو بھی ابسارب کیا جائے ایکس آرمی پرسنس کے متعلق پہلے جو سرکیولر نکالا گیا ہے کیا اوس کو اب منسوخ کردیا گیا ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ: وہ سرکیولر منسوخ نہیں کیا گیا آرمی پرسنل سب جگہ ابسارب نہیں کیے جاسکتے سیلانی اور کسٹمس ڈپارٹمنٹ کے لوگ دوسرے ڈپارٹمنٹس میں ابسارب کیے جاسکتے ہیں لیکن آرمی پرسنس کے لوگوں کو خاص خاص مقامات پر ہی لیا جاسکتا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ بعد کے سرکیولر میں بہ مقابلہ پہلے سرکیولر کے ابسارپشن کی زیادہ گنجائش ہے

شری سید حسن: تو کیا وہ سرکیولر منسوخ نہیں کیا گیا ؟

شری بی رام کشن راؤ: جی نہیں

ACREAGE OF SIWAI JAMABANDI

*175 (88) *Shri M. Buchiah (Sirpur)*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(a) The total acreage of Siwai Jamabandi in the State (Districtwise)?

(b) The total acreage in Sirpur taluqa of Adilabad district?

(c) The quantum of Tawana levied annually in Sirpur taluqa during last four years?

شری بی رام کشن راؤ: پہلے جزو کا جواب ہے کہ سوائے جمعبندی کا ایکریج حیدرآباد اسٹیٹ میں حسب ذیل ہے —

[illegible]

[illegible]

اهى	ک	۳ گیے
حید نا	۹	۳۸
کہمم	۸۳۹	
سکا ںڈی نعی سدک	۶	۳
ںلگنڈ	۳ ۳۴	۳
محبوب نگر	۳۳۷	۳
و نکہآنا	۹	۹
و نگل	۸	
نظام نا	۴ ۴	۳۷
نحو	۷۳	۳۴
ںیڈ	۳ ۹	۶
سر	۹	
کریم نگر	۶۴۲	۳
گلرگہ	۳	
عا ل نا		

ہ وں کا حوب نہ ہے کہ سرہو نعلمہ مں حملہ نکرنح (۲ ۹) نکر ہے ہ و(سی) کا حوب نہ ہے کہ گرسبہ ہ سالوں مں حسب ںل ناوں لیوی (Levy) کیا گیا

سہ ۹۴۹ ع مں (۶) وبیہ
سہ ۹ ع مں ( ) وبیہ
سہ ع مں ( ) وبیہ
سہ ۹ ع مں (۶) و یہ

سری گسب راو سوے حمعسدی کں کں سباب پر وصول کی گی ؟

سری بی رام کسں راؤ مں ے آنربل ممبر کا کو ص (Question ا لو(Follow) ہیں کیا

سری گسب ر و سوے حمعسدی و وصول کی حاں ہے و حلاف قانوں کاشب کرے کے سلسا ں وصول کی حاں ہے سی کسی سباب ھں حں در حلاف قانوں کاشب کی گوں ہے ؟

سری بی ام کسں ر و مں ے بھی کل لک ح بتا تا ھے ھر ضلع مں کسی مں پر ہ دس تاوں کاست ھوتی سکی تفصیل بں ھے مں ھٹے وٹھوب تا ھے و بوے نکرح تاوں کی وصولی سے متعلق ھے مگر ہ تاوں تری ی مساب درلنا جاتا ھے م حہ سرنو تعلقہ مں بھی ی تری مساب تاوق وصول کر گیا ھے

سری بی ر م کمس ر ؤ کیا آپ ے بہ فرما کہ حسکی ہ ل تری مں ہوے حمعسدی کا مل بہں ھو ؟ ھوسکتا ھے کہ بہں ھو ھو

سری اسپ ر بدی ون کس طرح عائد کیا جاتا ھے ؟ سرا طا کیا ھں ؟

سری بی ر م کمس ر و بوعد کے لحاظ سے حلاف قانون طریقہ کاست کرنے کی وجہ سے تاوں عائد کیا جاتا ھے

سری اسپ ر بدی کیا میگزیمم (Maximum) دھا عائد کیا جاتا ھے ؟

سری بی ر م کمس ر ا و میگزیمم ھا عائد بہں کیا جاتا بلکہ معمولی دھا عائد کیا جاتا ھے گو حکام تو میگزیمم ھا عائد کرنے کے ھں

سری م عجا کیا تاوں می مساب پر بھی عائد کیا ہ تا ھے جن پر ( ) سال سے لوگ قابض ھں ؟

سری بی رام کمس ر و تاوں کی ہلاف و ی گر مدیم قابض سے بھی ھوتو و قابل معافی بہں ھوسکتی گو تمس کو ھر وقت تاوں عائد کرنے تا امحل کرنے کا حق حاصل ھے

سری سی سری ر ملو لانگ اسٹانڈنگ کلٹیویٹر (Long standing cultivator) ھونے کے باوجود ھر سال ون تاوں عائد کیا جاتا ھے ون کے نام پٹہ کیوں بہں کیا جاتا ؟

سری بی ر م کمس ر ا و مسلسل لاوی ولس کے لحاظ سے بو لانگ سانڈ نگ کاسکا نہ کے مستحق ھں باوجود سکے کہ و ہ ح کھاتہ یا کاترن کی ہ ب سے ھوں ن کے نام پٹہ کیا جاتا ھے س وقت بہت سے لوگوں کے نام پٹہ کیا جا ھا ھے ؟ ﴿ بہ کروڑ دہاڑ کروڑ تاوں کی ہ وب سے وصول کیا جاسکتا تھا

سری ام بچا سہ ۹ ع مں سرہو مں و وے طو تاوں وصول کئے گئے تھے لیکن ملنہ ۹ ع مں ( ) ھزار کی رقم وصول ہوئی سکی کیا وجہ

سری بی م کیس و س کی و یہ ہے کہ سنہ ع کے معاملہ میں
سنہ ع میں حلاف قانون کاست یا نگ ی کھی گی

سری کیسو گ لاف قانون میں و کاست کی ی ہے کیا ری ری
سہاب کے مالک کرے ہیں یا ھوی میں کے مالک ؟

سری بی م کیس ی ری ں کھیے ولوں سے یا ی میں کھیے
ولے لاف قانون کاست کرے ھیں ہیں میں کی کا سے کو نکولا ہر
(Regula i e) کرنے کا طریقہ معلوم ہیں ھیا

GRANT OF SHIKAM TALAB LANDS

*176 (215) *Shri G Hanumantha Rao* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Government is not giving Shikam Talab lands for Ek fasla Kasht ?

(*b*) If so for what reasons ?

سری بی ر م کیس ر و سول کا جلا و سطرح ہے کہ

Whether it is a fact that the Government is not giving Shikam Talab lands for Ek fasla Kasht

یہ صحیح ہے یہ وقعہ ہے کہ لینڈ ریوسو لس کے مادہ کے لحاظ سے شکم تالاب
کی مساب حاص کسی فصل کی طرحمو ری کاسوس (Temporary cultivation)
کے سلسلہ میں هرح کرنے کا درو ں ہے سی لحاظ سے عمل ہوتا ہے

(ں) حوب کی صرو سا پیدا ہی ہوی

GRANT OF LANDS ON PATTA

*177 (301) Shri *Shrihari (Kinwat)* Will the hon Chief Minister be pleased to state

How much of Kharij Khata Porambokе and grazing land was given on patta in Adilabad district from 1st January 1950 to 31st December 1952 ?

سری بی ر م کیس ر و ضلع عا ل میں یکم موی سنہ ع سے
۳ تک ( ) تک ح کھاتہ میوک و گریزنگ لینڈ
Grazing land) پٹہ پر ی گی

مری سری هری کیا یہ صا لسدلس (Landless) لوگوں کو
نگی هس

مری بی م کسس و نوعد مس سح کا صہ ل ہے هرهس سک ڈ
کلاسس (Backward classes) ہسدلس (Landless)
لوگ می عسا ہے ہر سح هاں ہے

مری کے بل ر سمهار و کہا بومل ہے سحسر م ہے هس کہ سدد وں کو
اهی صاب گی هس

مری بی ر م کسس ر و ہے حسل لاوں وس کے سب سد لہ کو صاب
ہس ی گی هس

PETITIONS ON FAMINE CONDITIONS

*178 (840) *Shri G Hanumantha Rao*: Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether Government have received any petitions from the people of Khammam Yellandu Boorgampad Madhira and Palwancha regarding the famine conditions prevailing therein?

(*b*) Whether it is a fact that Shri T B Vithal Rao M P has written a letter to the Chief Minister in this connection?

مری بی م کسس و یہ صحیح ہے کہ کهمم لندو بو گم ہاڑ مدهر
ور بالوسحہ بعلقوں مس سکرسی کنڈسس (Scarcity Conditions)
هوے کے با ے مس کحهو مىرے پاس کحهو سسس صر ی (Representation)
آے ہیں حس پر وی و ہر بہت نکس (Prompt Action) لیا گیا ہے

(بی) سری ں ں دیهل و کی حاب سے مىرے باس ب ىک کوبی ط صول
ہہں ہو ہے

مری حی هسس ر ڈ قاس کنڈ سس (Famine condition) ہو
هوے کے باوجو س علاقہ سے لیوی وصول کی حای ہے کی ک ہے ؟

مری بی رام کسس ر ڈ لیوی کے با ے مس کهمم مس کنسسس
(Concession) دے گیے هس ڈ س ی هوے کے بعد لیوی وصول ہس
کی گی ہے

شری بی رام کشن راؤ اگر ایسا ہو رہا ہے تو آرڈرس ایسے ہونگے

شری سی ہنمنت راؤ جب وہاں ایسی کنڈیشن ہے تو یہ وصولی کیوں کی جاتی ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ وہاں جو بھی حالات ہیں ڈپٹی کمشنر نے ان کی جانچ کی ہے و ابھی نوٹ سے گورنمنٹ نے وہاں کے لوگوں کو جو عاسس دصای ہ ہے نہیں دن جانچہ جب میں کے دورن میں بھی ان نے بتایا ہے کہ وہاں ہر معاملہ میں کیا کیا گیا ممکن ہے آنریبل ممبر ہ ہ ہے ہوں کہ جو جا ہیں وہاں کے لوگوں کو دقتیں ہیں ان سے را دماس ہ بالکل الگ بات ہے

شری سی ہنمنت راؤ مجھے یہ بھی معلوم کرنا تھا کہ جا سا ور رہا ہے جو ریس اور ویٹ آیا تھا کیا وہ تقسیم کیا گیا ؟

شری بی رام کشن راؤ رہا اور جا رہا ہے جو ملک پاوڈر ابھا جس کے متعلق آنریبل ممبر تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں و تھاس ا نار میں ڈسٹریبوٹ (Distribute) کرنے کے حکام دے گئے ہیں

شری سی ہنمنت راؤ مگر یہ ملک ڈسٹریبوٹ نہیں ہوئے اور وہاں کے لوگ جنگل کے فروٹس (Fruits) کھا رہے ہیں

مسٹر اسپیکر یہ سوال کیسے پیدا ہوتا ہے ؟

GRANT OF LAND ON LEASE

*179 (847) *Shri I K Shroff* (*Raichur*) Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether the land survey No 252 2 acres 5 guntas in Raichur town was leased for 12 years to one Shri Gurulinga Sivacharya Swami about two years ago ?

(*b*) If so the purpose for which the land was given ?

(*c*) Is the said land a part of the Gayarana of Raichur town ?

(*d*) Whether the Government are aware that the Swami has sold the said land to a merchant in violation of the terms of lease ?

شری بی رام کشن راؤ (اے) ہاں سروے نمبر (۲) جس کا رقبہ ۲ ایکڑ [illegible] گنٹہ [illegible] شری گرو لنگا سوامی رہ کو دیگئی مگر تاریخ میں یہ معلوم ہوا ہے کہ [illegible] اس کو کلیم (Claim) کر رہی ہے یہ معلوم رہا ہے [illegible]

کای کاعدب ں یہ ہوک کی ہ سے سے فی حسکی وجہ سے وسوڈ ہمسے
یہ میں دی

(بی) جوکہ ہعو ناوں میں کیع میں وج ھے ے ن اکا کہ عرل
مرورلس (Non agricultural purpose) کے لیے گی ھے

(سی) ں

(ڈی) بہیں

FAMINE CONDITIONS

*180 (870) *Shri Vishwasrao Patil (Parenda)* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether Government are aware of the famine conditions prevailing in Parenda Bhoom Osmanabad and some parts of Kalam taluqas of Osmanabad district?

(*b*) If so what steps do the Government intend taking to provide relief to these areas?

شری بی رام کسن راؤ ضلع عثمان آباد کے ر نڈ بھوم و کلم تعلقوں میں ماس (Famine) نہیں ہے کہا وہاں اسکیرسی کیہ سمس ہیں قماس کیدیس یہ جھگڑا تو پہلے ہی طے ہوچکا ہے بہر حال باو ں رنا ہونے کی وجہ سے ان تعلقوں کے کچھ دیہاتوں میں خریف اور ربیع کی فصلیں طغیان نحس بہیں ہوئی ہیں خریف کی فصل کی حد تک وہاں کے کلکٹر اور فامن کمسنر کے رکمنڈیشنس (Recommendations) کے لحاظ سے سہولتیں دی گئی ہیں ربیع کی فصل فیل (Fail ہونے پر کلکٹر نے حال ہی میں پروپوز (Propose) کیا ہے کہ پرنڈہ اور بھوم میں روڈ کے لیے ۲ ہزار روپے اور ہزار روپے تقاوی کے طور پر دے جائیں یہ تجویز ریونیو بورڈ میں سرکولیٹ (Circulate) ہو رہی ہے میں سے قبل ہی پرنڈہ کے ۲ ور کلم تعلقہ کے ۴ دیہاتوں میں قسط کا سسپنس (Suspension) دیا گیا ہے ربیع کی بابتہ جو پروپوزلس (Proposals) آئے ہیں وہ گورنمنٹ کے زیر منظوری ہیں

شری وشواس راؤ پٹیل کیا ان علاقوں میں سے تلف فصل پر لیوی وصول کی گئی ہے ؟

شری بی رام کسن راؤ میں نے کہا ہے کہ قسطوں کا سسپنس دیا گیا ہے

SHIFTING OF TAHSIL OFFICE

*181 (878) *Shri Vishwasrao Patil* Will the hon Chief Minister be pleased to state

(*a*) Whether Government are aware that great inconvenience is caused to the people of [illegible] taluqa of Osmanabad district consequent on the shifting of Tahsil office and Munsiff s Court from Naldurg ?

(*b*) If so what steps do the Government intend taking in the matter ?

مسٹر بی رام کسن راؤ نلدرگ کبھی تحصیل آفس کا مستقر نہیں رہا ہے اسلیے
شفٹنگ (Shifting) کا سوال پیدا نہیں ہوتا منصف کورٹ قائم کرنے کے
بارے میں ملک کی جانب سے بہت سے میمورنڈمس وصول ہوئے ہیں کہ وہاں اڈیشنل
منصفی کورٹ قائم کی جائے

(بی) نلدرگ اور منصف کورٹ میں جو کیسس زیر دوران ہیں انہیں دیکھنے کے
بعد نلدرگ میں کسی اڈیشنل منصف کورٹ قائم کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی جاتی
تحصیل کے مستقر کے بارے میں باونڈری ری الائنمنٹ کمیشن
(Boundary Realignment Commission) کی سفارشات حکومت کے زیر غور ہیں

GRANT OF FINANCIAL AID

*182 (871) *Shri Vishwasrao Patil* Will the hon Minister for Rehabilitation be pleased to state

Whether and if so how much financial aid is given by the Government till now and from which fund in Osmanabad district for the following purposes ?

1 The marriage of orphan girls and young widows

2 Education of orphan boys and girls

3 Pension to destitute women

مسٹر فاروقی ری ہیابلیٹیشن (مسٹر دگمبر راؤ بندو) عثمان آباد ضلع کی حد تک علحدہ
فگرس (Figures) بتانا مشکل ہے اسلیے کہ ری ہیابلیٹیشن کا کام
الگ الگ علاقوں میں ہوا ہے آج تک ایک کروڑ سے زائد روپیہ اس کام پر خرچ
کیا گیا ہے یہ روپیہ گذشتہ دس ساڑھے دس سال کے عرصہ میں یعنی پولیس ایکشن کے
زمانے سے خرچ ہوا ہے اول میں بہت سے مدات ایسے بھی ہیں جو ان لوگوں پر خرچ
کیے گئے ہیں جو لوگ پولیس ایکشن سے پہلے سرحدات سے باہر چلے گئے تھے ان کی
مدد کی گئی ان لوگوں کو لاکر بسانے پر خرچہ ہوا اسی طرح پولیس ایکشن کے فوری
بعد کے حالات میں لوگوں کی مدد کرنی پڑی

(۱) شادیوں کے لیے (۲) عورتوں کو مدد دی گئی ۔ مدد سے ۲ روپے
ٹکٹ دی گئی ۲

(۲) جو لڑکے اور لڑکیاں یتیم ہو گئیں ان میں سے (۲) کو روپے سے لیکر روپے تک ایجوکیشن (Education) کے لئے مدد دی گئی

(۳) پنشن کے طور پر (۲۳) لاکھ روپے خرچ کئے گئے اور تقریبا ( ) بیواؤں کو تین سال تک وظیفہ دیا گیا اس طرح جملہ رقم میں سے کچھ ملٹری گورنر مد سے خرچ کی گئی اور کچھ روپیہ گورنمنٹ نے اپنے خزانے سے خرچ کیا اسکی تفصیلات کے بارے میں محکمہ کی طرف سے ایک نوٹ مرتب کیا گیا ہے میں نے حکم دیا ہے کہ الگ الگ ڈسٹرکٹس کی تفصیل کے ساتھ ہاؤس کے آنریبل ممبرس میں یہ رپورٹ تقسیم کی جائے میں سمجھتا ہوں ایک ہفتہ کے اندر یہ چیز مکمل ہو جائیگی

شری سید حسن پری پولیس ایکشن (Pre Police Action) کے لوگوں پر کیا خرچ ہوا اور پولیس ایکشن میں اور اسکے بعد جو لوگ متاثر ہوئے انکو کیا مدد دی گئی ؟ کیا اسکی تفصیل آنریبل ممبر علحدہ بتلائینگے ؟

شری دگمبر راؤ بندو بغیر نوٹس کے میں اسکی تفصیل نہیں بتاسکتا البتہ اتنا بتاسکتا ہوں کہ پولیس ایکشن کے بعد مجروحین کو ( ) متعدد امداد دی گئی ہے

شری انا راؤ گوانے طالبعلموں کے اسکالرشپس (Scholarships) پر جو خرچ کیا جارہا ہے وہ ہر طالب علم پر کتنا صرف کیا جاتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک فی طالب علم اسکالرشپ دیا گیا ہے

شری سید حسن ری ہیبلیٹیشن (Rehabilitation) کیلئے بھی کیا کوئی پراویژن (Provision) رکھا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو پرائم منسٹر صاحب حیدر آباد آئے تھے تو انہوں نے عثمان آباد کا دورہ کیا تھا اور ونوباجی بھاوے نے بھی دورہ کیا تھا اور انکی رائے تھی کہ یہاں کے لوگوں کو امداد دینی ضروری ہے اسکے لئے سوشل ری ہیبلیٹیشن کمیٹی (Social Rehabilitation Committee) بنائی گئی تھی اس کمیٹی نے یہ سفارش کی کہ سال کیلئے ( ) لاکھ کا پراویژن رکھنا ضروری ہے گورنمنٹ آف انڈیا سے پراویژن کی درخواست کی گئی ہے چونکہ یہ اسکیم ابھی عمل میں نہیں لائی جا رہی ہے اسلئے یہاں بجٹ میں پراویژن نہیں رکھا گیا

شری سید حسن کتنے یتیم بچوں کو یتیم خانوں میں شریک کیا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو یہ تفصیل میرے پاس نہیں ہے البتہ اجمالی طور پر بتا سکتا ہوں۔ لیکن فیگرس ورک آؤٹ (Figures workout) کرنے کی ضرورت ہے ایک ہفتہ تک اگر آپ انتظار کریں تو میں اسکا نوٹ بھیجتا ہوں

[illegible] کا خاتمہ کیا گیا یا بند کر دیا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو میرے پاس صحیح فیگرس (Figures) نہیں ہیں

شری وی ڈی دیسپانڈے (گوا) ری ہبلیٹیشن سکیم (Rehabilitation Scheme) جسکا ابھی ذکر کیا گیا سکے تحت ہندکا سد ے ہی ہے ور حکومت حسد یادکر سمہ دیے ہی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو یہ ابھی طے نہیں ہوا ہے کہ حکومت ہند کیا دیگی ور حکومت حیدرآباد کیا دیگی البتہ گورنمنٹ ف انڈیا سے مدد دی کے ساتھ غور کررہی ہے سکے بعد عمل ہوگا

شری وی ڈی دیسپانڈے اسمیں حکومت ہند یا کی ہندی کسی رہیگی ؟

شری دگمبر راؤ بندو کام کے ختم ہونے کے بعد پتہ ہوگا مدد جائیگی

شری سید حسن بیروزگاری بڑھتی جارہی ہے کیا س سکیم کے تحت سرعور ہیں کیا جارہا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو جہاں تک میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ری ہبلیٹیشن اور بیروزگاری ان دونوں کو غلط بحث کے تحت مخلوط کیا جارہا ہے بیروزگاری کا مسئلہ ایسا ہے کہ جس میں ری ہبلیٹیشن کا کام مخلوط ہو جاتا ہے ان دونوں مسائل کو ہمیں الگ الگ سوچنا چاہیے ری ہبلیٹیشن کا مقصد بیروزگاری کو دور کرنا نہیں ہے بلکہ جو لوگ کسی غیرمتوقعہ حادثے کی زد میں آگئے ہیں ان کی امداد دینا ہمارا مقصد ہے ور س مقصد کی تکمیل دو سال پہلے ہوچکی ہے البتہ کچھ لوگ ایسے باقی رہگئے ہیں جنہیں امداد دینا ضروری ہے حکومت نے انکو امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے

REHABILITATION WORK

*186 (872) *Shri Vishwanrao Patil* Will the hon Minister for Rehabilitation be pleased to state

(*a*) What financial aid is given by Government to Osmanabad district uptill now for rehabilitation work ?

(*b*) Does the Government think that this aid is sufficient for the work ?

(*c*) How is this financial aid distributed by the Government ?

(*d*) Is there any permanent scheme before the Government for the rehabilitation works ?

شری دگمبر راؤ بندو — جواب یہ ہے کہ اس تعلق سے عرض ہے کہ ضلع میں کاٹیج انڈسٹریز (Cottage Industries) کی جو اسکیم شروع کی گئی ہے اس پر ایک لاکھ دس ہزار روپیہ خرچ کیے جا چکے ہیں اس اسکیم کے تحت بیوہ عورتوں کو پڑھ و ماہانہ دیے جاتے ہیں سرسری میٹرنٹی اینڈ ہیلتھ سنٹرس (Maternity and Health Centres) میں کام سیکھنے کیلئے جو عورتیں آئی ہیں ان کے لیے (۹۲) روپے خرچ کیے گئے ہیں کاٹیج انسپکٹر کا بیان ہے کہ بیوہ محلات کی حفاظت اور ان کے کام کیلئے (۲۹۸ ۶) روپے دیے گئے ہیں اور یتیم بچوں کے اسکالرشپس کیلئے ( ) روپے منظور کیے گئے ہیں پولیس ایکشن سے پہلے اور بعد جن لوگوں کے مکانات تباہ ہو گئے ہیں انہیں مالی امداد فراہم کرنے کی غرض سے ایک لاکھ روپیہ منظور کیے گئے ہیں سات سو بیوہ عورتوں کو پانچ روپیہ سے دس روپیہ ماہانہ تک ہر سال کیلئے امداد دی جا رہی ہے دو سو عورتوں کی شادی کیلئے سو روپیہ سے دو سو روپیہ تک امداد دی گئی ہے تیس ہزار روپیہ کا کپڑا تقسیم کیا گیا ہے علاوہ ازیں ایسے لوگوں کو دیا گیا ہے جو پولیس ایکشن سے پہلے و بعد مصیبت میں آگئے تھے

جزو بی کا جواب وہی ہے جو میں نے اس سے پہلے کے سوال کے جواب میں کہا ہے جزو سی و ڈی کا جواب یہ ہے کہ کلکٹر جو سکے ذمہ دار ہیں کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریہیبلیٹیشن (Rehabilitation) کا کام بہت کچھ ہو چکا ہے جو تھوڑا بہت باقی رہ گیا ہے وہ بھی آج چھ مہینہ میں پورا ہو جائیگا ریہیبلیٹیشن کمیٹی (Rehabilitation Committee) کی طرف سے ایک اسکیم مرتب کی گئی ہے جو گورنمنٹ کے زیر غور ہے جو امداد دی جاتی ہے وہ کلکٹر کے ذریعہ دی جاتی ہے ریہیبلیٹیشن کا مطلب عارضی امداد کا ہے کوئی مستقل اسکیم نہیں ہے

شری محمد حسین — کیا آنریبل منسٹر کے پاس عثمان آباد کی بیوہ اور یتیم بچوں کے اعداد و شمار ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو — اس کا ریکارڈ میرے پاس اس وقت نہیں ہے

شری محمد حسین — کیا بیوہ کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو — اگر آپ کی طرف سے علیحدہ نوٹس دیجیے تو میں منگوا دونگا

DISPLACED PERSONS

*[illegible] (98) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Rehabilitation be pleased to state

(*a*) The number of displaced persons who have migrated in to this State by the end of 1952 ?

(*b*) How are they rehabilitated ?

[illegible] پہنچے جو لوگ آئے تھے ان کی تعداد (۲۶۹) ہے م

تک ری ب (Rehabilitate) کرنے کا مسئلہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے
جہاں تک ری ہیبلیٹیشن (Rehabilitation) کا مسئلہ ہے سنٹرل گورنمنٹ نے مختلف
سیکٹرس میں مختلف لوگوں کو بھیجا ہے جہاں وہ جا کر بسے ہیں وہ دیے ط
رہے ہیں اور مختلف قسم کے دوکانات لگا کر بیوپار کر رہے ہیں

شری وی ڈی دیشپانڈے کیا یہ صحیح ہے کہ حال ہی میں ایک بیاچ (Batch)
آیا ہے جس کو حیدرآباد میں ری ہیبلیٹیٹ (Rehabilitate) کیا جائے گا ؟

شری دگمبر راؤ بندو یہ بیاچ (Batch) سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے نہیں
بھیجا گیا ہے لیکن یہ لوگ کیسے یہ ہمارے ہاں آ کر رہ گئے ہیں اور وہ
سنٹرل گورنمنٹ نے کوئی پروگرام نہیں رکھا ہے لیکن ان لوگوں کی طرف سے ریپریزنٹیشن
(Representation) کیا گیا ہے لیکن سنٹرل گورنمنٹ بھی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی ہے

REHABILITATION OF REFUGEES

*185 (886) *Shri G Sreeramalu* Will the hon Minister for Rehabilitation be pleased to state

(*a*) The number of refugees rehabilitated in the State so far ?

(*b*) The amount of financial aid given to them ?

شری دگمبر راؤ بندو جزو اے کا جواب یہ ہے کہ اس سے پہلے کے جواب میں
جیسا کہ میں نے کہا حکومت کی طرف سے ریفیوجیز کو نہیں بسایا گیا ہے اور اس سلسلہ
میں کوئی امداد نہیں دی گئی ہے جزو بی کا جواب یہ ہے کہ کوئی فائنانشیل هلپ
(Financial help) نہیں دی گئی ہے

شری سید حسن اخبار سیرت کا پریس کیا ملاپ کے اڈیٹر کو نہیں دیا گیا ؟ کیا
یہ امداد نہیں ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو کس کے لیے لک دوس دیا ہے مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا
کارروائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان معنوں میں ڈسپلیسڈ پرسن (Displaced person)
نہیں ہیں

شری جی سری راملو کیا حکومت نے ان کو ری ہیبلیٹیٹ نہیں کیا ؟ کیا
انہیں امداد نہیں پہنچائی گئی ؟

شری دگمبر راؤ بندو نہیں

*[illegible] کے اسمبلی حکومت ہند اور حکومت حیدرآباد کے درمیان لائق ملی
[illegible] (Refugee families) کو دینے کے سلسلہ میں کیا کوئی
[illegible] ہے ؟

سری دگمبر واڑ بلدو س کا س ے لیے کی ملی ں ے ے ہ ہ ل کیا
ے و ان لد گں سے ملی رکھا ہے کہ ہ کسان ہے گرے مس وں کی ہ بد
ک ڈں کے مسے لی ہ ی ہے س لیے ہ ل کا لی ہو لے ے ہ کیا
کے معلق س عاے س ہ ے وگا

DISTRICT PLANNING COMMITTEE

*188 (848) *Shri L K Shroff* Will the hon Minister for Supply and Planning be pleased to state

(*a*) What are the recommendations made by the District Planning Committee Raichur with regard to starting of Ayurvedic and Unani dispensaries and a T B Sanatorium in the district?

(*b*) Whether the Government have accepted these recommendations?

(*c*) If so the steps taken by the Government to implement them?

(*d*) If not the reasons for not accepting or implementing them?

The Minister for Agriculture Supply Planning and Legislature (Dr M Channa Reddy) (*a*) The recommendations were

(1) That all villages having a population of 2 000 or more should have an Ayurvedic dispensary

(2) That no town should have both an Allopathic and an Ayurvedic dispensary

(3) A Sanatorium at Kushtagi or some other suitable place in the district should be established

(*b*) The Medical Department agreed that the suggestions of the District Planning Committee were worthy of consideration But due to the non availability of funds they regretted their inability to do anything in the matter for the moment These proposals therefore were not put up to Government

(*c*) The question does not arise

(*d*) The reason for not accepting the plan is the paucity of funds

PRESS NOTES AND BULLETINS

*187 (99) ***Shri Ch Venkatrama Rao*** Will the hon Minister for Information be pleased to state

(*a*) The expenditure incurred monthly on press notes and unofficial notes (Bulletins) issued by the Director of Information & Public Relations Department ?

(*b*) The number of bulletins distributed daily by the aforesaid Department ?

(*c*) The purpose of issuing the above bulletins ?

شری بی رام کسن راؤ (اے) کا جواب یہ ہے کہ اوریج منتھلی اکسپنڈیچر (Average monthly Expenditure) ـ ان آفیشل (Un official Notes) پر خرچ کیا جاتا ہے وہ (٦ ٦٣٩) ہے (بی) کا جواب یہ ہے کہ ریلیزیس (Releases) (۹۲) ہلف ایڈیشن ربھیجے جاتے ہیں (سی) کا جواب یہ ہے کہ پریس نوٹ (Press Notes) نکالنے کا مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ کے ان اکٹیوٹیز (Activities) کے متعلق جن سے پبلک کو دلچسپی ہے فالس رپورٹس (False reports) نہ آئیں بلکہ صحیح صحیح انفارمیشن ان کو ملا کرے اسی مقصد کے تحت وہ جاری ہوا کرتے ہیں

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ کیا یہ صحیح نہیں کہ تمام منسٹرس کی اسپیچس (Speeches) ان کے ذریعہ شائع ہوتی ہیں ؟

شری بی رام کسن راؤ منسٹرس کی اسپیچس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ کے ذریعہ نہیں چھاپی جاتی ہیں بلکہ ان کے چھاپنے کے دو طریقے ہوا کرتے ہیں ایک تو یہ کہ پریس والے خود ان کو چھاپتے ہیں دوسرے یہ کہ جب کبھی کوئی منسٹر کسی اہم پالیسی کا ڈکلریشن (Declaration) کرتے ہیں تو ان آفیشل نوٹ اشیو (Issue) کیا جاتا ہے ورنہ عموماً منسٹر کی اسپیچ ان کے ذریعہ چھاپی نہیں جاتی ہیں

٨١

شری ڈی دیشپانڈے گزشتہ مرتبہ جب عدم اعتماد کی تحریک آئی تھی تو کیا کانگریس ایم ایل ایز کی اپیل اور ممبروں خاص طور پر چھاپنے کا انتظام نہیں کیا گیا تھا ؟

شری بی رام کسن راؤ اوس وقت کیا ہوا میں نہیں کہہ سکتا لیکن کسی پولیٹیکل پارٹی (Political party) کے لوگوں کی اسپیچس جمع کر کے چھاپنے یا شائع کرنے کے متعلق کوئی ڈائرکشن (Direction) حکومت کی جانب سے نہیں دیا گیا

شری وی ڈی دیشپانڈے گزشتہ سیشن کے موقع پر خاص طور پر کانگریس ایم ایل اے کے فوٹو اور اسپیچس شائع کرنے کے متعلق سرکیولر نکالا گیا تھا سرکیولر فوٹو اور ڈارکس میں کیسے جا سکتے ہیں یہ جو ایک ہی پارٹی کے اس طرح کی مدد کی گئی حکومت اس کا ایکشن لے رہی ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ جب گورنمنٹ کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پیش ہوا تو گورنمنٹ کو ڈیفنڈ (Defend) کرنے کی خاطر اگر کوئی خبر ایسی شائع کی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بالکل جائز ہے لیکن جہاں تک میری اطلاع ہے ایسا نہیں کیا گیا

شری ایم بچیا دوران سیشن میں آنریبل ممبرس یہاں رہتے ہیں لیکن بلس اون کے انڈیویجول اڈرس پر بھیجا جاتا ہے اسکی کیا وجہ ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ جہاں کہیں آنریبل ممبرس رہا کرتے ہیں اون کے انڈیویجول اڈرس پر انفارمیشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے لٹس بھیجا جاتا ہے

شری ایم بچیا کیا انفارمیشن ڈپارٹمنٹ کو اس کی اطلاع نہیں رہی کہ آنریبل ممبرس سیشن میں رہتے ہیں ؟

شری بی رام کشن راؤ ایسا اوس وقت ہوا ہوگا جبکہ آنریبل ممبرس اپنے کوارٹرس میں نہ ہونگے اون کے یہاں آنے سے پہلے ہی وہ ڈسپاچ (Despatch) کردیا گیا ہوگا

شری ایم بچیا اب بھی اسی اڈرس پر بھیجے جا رہے ہیں اسکی کیا وجہ ہے ؟

Mr Speaker No arguments for the purpose of eliciting information

شری وی ڈی دیشپانڈے میرا ایک سوال ہے اسمبلی میں دو قسم کی اسپیچس ہوا کرتی ہیں ممبرس کی کانگریس ایم ایل اے کی اور اپوزیشن ایم ایل اے کی ان دونوں میں سے کس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ کونسی اسپیچس گورنمنٹ کی پالیسی کی ہیں لاسٹ ٹائم (Last time) ممبرس اور کانگریس ایم ایل اے کی اسپیچس کی پبلسٹی (Publicity) پر حکومت کا پیسہ خرچ کیا گیا اور اون کے فوٹو بلاکس وغیرہ بنواکر چھپائے گئے

شری بی رام کشن راؤ گورنمنٹ کو اپنی پالیسی کے پروپگنڈہ کے لیے پیسہ خرچ کرنا چاہیے میں تو سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد کی حکومت اپنے پروپگنڈہ کے لیے بہت کم پیسہ خرچ کر رہی ہے میں تو آپ سے اس سلسلہ میں اور زیادہ پیسہ مانگنے والا ہوں

شری وی ڈی دیشپانڈے کیا حکومت انفارمیشن ڈپارٹمنٹ کو کانگریس ایم [illegible] (Property) سمجھتی ہے

شری بی رام کشن راؤ : کانگریس ہم خیال تو حکومت کی سٹرینگتھ (Strength) کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے اون کی راے کی سمجھ کرنا حکومت کا فرض ہے

شری ایم بھیا : عملی نے جو نسخہ اس سلسلہ میں منظور کیا تھا کیا وہ ( ) ہم خیال اخبار کے لیے منظور نہیں کیا تھا ؟

شری بی رام کشن راؤ : اس رقم کو ( ) ہم خیال اخبار کے لیے ہی استعمال کیا جا رہا ہے جہاں کہیں حکومت مناسب سمجھتی ہے وہ ہر حدود کے اندر پروپیگنڈ کرتی ہے و ایسا کرنا اوس کا فرض ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے : حکومت کے سوا اور کیسے ان آفیشل (Un official) دوروں کی پبلسٹی کیجاتی ہے اس سلسلہ میں ڈپارٹمنٹ کی کیا پالیسی ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ : جہاں کہیں عوام کے فائدہ کی کوئی خبر ہو اس کا تا حکومت کی کمیونسر کو صحیح پیرایہ میں پیش کرنے کے لیے اس کا برابر پرچار کرتی ہے اور جہاں رہتی ہوں یا آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن ہوں جب حکومت کے کسی کام کی تعریف کرتے ہیں تو اوس کی سپورٹ (Support) کے لیے وہ صحیح معلومات عوام تک پہنچانے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے ۔ اگر آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کوئی ایسی تقریر کریں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ فوٹو کے ساتھ اون کی تقریر چھاپنے کا انتظام کرادونگا

Laughter

شری وی ڈی دیشپانڈے : سوشل (Social) اور کلچرل (Cultural اداروں کی پبلسٹی کے بارے میں کیا پالیسی ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ : سوشل ور کلچرل اداروں کی پبلسٹی کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو کوئی شکایت نہ ہونی چاہیے مثلاً اون کا ترقی پسند ادب اور اون کے شاعروں وغیرہ کے متعلق انفرمیشن ڈپارٹمنٹ پبلسٹی دیتا ہے جس طرح کہ کانگریس ہم خیال افراد کی شخصیت کی پبلسٹی کرتا ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے : میرا سوال آنریبل چیف منسٹر نہیں سمجھے سوشل اور کلچرل اداروں کی پبلسٹی دینا ہے اوس کے متعلق حکومت کی کیا پالیسی ہے ؟

شری بی رام کشن راؤ : پالیسی یہ ہے کہ مثلاً انڈین سوشل ورکرز کانفرنس کے جو کنونشنز ہوتے ہیں ان کی یا سوشل ویلفیر ایکٹیویٹیز (Social welfare Activities) کی پبلسٹی کیجاتی ہے کسی کو بوسٹ (boost) کرنا مقصود نہیں ہے اگر آنریبل ممبر آف دی اپوزیشن چاہتے ہوں کہ کسی سوشل ادارہ کی پبلسٹی [illegible] چھپائے تو برابر چھپائے گی یہی حکومت کی پالیسی ہے

CONSTRUCTION OF CEMENT ROAD

*189 (82) *Shri M Buchiah* Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

The expenditure incurred on the construction of the cement road leading to Padmaja Naidu s house in Hyderabad during January 1958 ?

श्री अण्णाराव गवमुखी —हैदराबाद म्युनसिपल कारपोरेशन न बकाप सिमट ककरीट होस से मिस पदमजा नायड जहा रहती ह अनके घरके करीब की गलीतक जो सिमट की सडक बनाओह अस पर १ २६२ रुपये खर्च कियेगय ह

श्री रंगराव वझमुख (गंगाखेड) चूकी खिदिया क प्राअिम मिनिस्टर यहा आनवाले थ क्या अिसलिये अिस सडक की तामीर का हुकुम दिया गया ?

श्री अण्णाराव गवमखी —यह गलत ह यह जो गली ह जिसम बारिश के जमान म कीचड पैदा होजाता था और जिसकी वजहसे आवाम को जियादा तकलीफ होती थी बारबार अिस पर खर्च करन की बजाय यह मनासिब समझागया कि अक ही बार खर्च करके अक सिमट रोड तयार किया जाय यह सडक हैदराबाद म्युन्सिपल कारपोरेशन की ह और कारपोरेशन न यह सडक बनवाओ हा

श्री रंगराव वधान क यह जो सिमट की सडक बनाओगयी ह वह सिफ मिस् पदमजा नायडू के घर तक ही बनी हैं और बाकी गली वसे ही पडी ह

GRAM PANCHAYATS

*190 (169) *Shri Shrihari* Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

(*a*) The number of elected Gram Panchayats in Adilabad district ?

(*b*) The number of Gram Panchayats actually functioning at present ?

श्री अण्णाराव गवमुखी —

(अे) आदिलाबाद जिले मे २५ ग्रामपंचायते अिलेक्टेड (Elected) ह

(बी) अुसमें से १९ पंचायते काम ह कर रही ।

श्री श्रीहरि —क्या आनरेबल मिनिस्टर यह बतायगे की अिन ग्रामपंचायतो को सर्कार की तरफ से कोअी अिमदाद दी जाती ह ?

श्री अण्णाराव गवमुखी —क्या आनरेबल मेंबर का सवाल [illegible]
आप नोटीस दगे तो मै जवाब दूगा

PANCHAYAT COMMITTEE

*191 (160 A) *Shri Shrihari* Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Deputy Collector of Adilabad Division did not reply to the queries made by the Boath road (Bodadi Bg) Panchayat Committee ?

(*b*) If so for what reasons ?

(*c*) Whether any action has been taken against the Deputy Collector ?

श्री आण्णाराव गुणमुखी –

(अ) यह बात सही नही है। आदिलाबाद के डेप्युटि कलेक्टर जिस किसम की इत्तला चिठ्ठी द्वारा मिलते ही फौरन वहा पर गये। जब अुन्हे दरखास्त वसूल हुवी तुरत अुस मुकाम पर गये। और अुनके लेटर में जो बहुत सी बाते थी वे अुन्हे समझायी और कार्यवाही के बारे म जानकारी दी कि अुसका प्रोसिजर क्या होता है।

(बी) यह सवाल पैदा नही होता (सी) सवाल पैदा नही होता।

श्री श्रीहरी –यह दरख्वास्त कब वसूल हुवी और अिस पर क्या अमल किया गया ?

श्री अण्णाराव गणमुखी –मेरा अिनफरमेशन यह ह कि डेप्यूटि कलेक्टर के पास १ नोव्हेंबर को दरख्वास्त वसूल हुवी और १६ नवम्बर को डिस्ट्रिक्ट कलेक्टर अुस मुकाम पर पुहुच और अुन्होंने वहा पर लोगों को समझाया।

अेक आनरेबल मेंबर –वहा आकर डेप्युटि कलेक्टर न क्या किया ?

श्री अण्णाराव गणमुखी –सवाल यह है कि अुनकी दरख्वास्त आने के बाद अुस पर तवज्जो क्या नही की गयी यह सही नही है। लेकिन वहा आकर अुनका जो सस्पीशन (Suspicion) था वह दूर किया गया है।

DISTRICT BOARD

*192 (249) *Shrimati S Laksmi Bai* Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

(*a*) The income and expenditure of the Nizamabad District Board during the last three years ?

(*b*) The amount allotted by the District Board to Banswada taluqa for development work during 1950 to 1952 ?

(*c*) The work done so far ?

श्री अण्णाराव गवमुखी —

(अ) निजामाबाद डिस्ट्रिक्ट बोर्ड की आमदनी और खर्चा हस्ब जैल है।

सन्		रु	आ	प
१९४९ ५	की आमदनी (आक्टोबर ४८ से मार्च १९५	१६ १३३	३	
	खर्चा (आक्टोबर ४८ से मार्च १९५	८९ ११४	९	३
१९५ ५१	की आमदनी (अप्रील १ ५ से मार्च १९५१	३ ९७ ९४५	४	
	खर्चा अप्रील १९५ से मार्च १९५१	२ ३ ७	४	६
१९५१ ५२	की आमदनी (अप्रील १९५१ से मार्च १९५२	३ ११ ८८१	८	
	खर्चा अप्रील १९५१ से मार्च १९५२	२ ३८ ५७१	१	४

(बी) बासवाड़ा ताल्लुके के डेवलपमेंट के लिये निजामाबाद के डिस्ट्रिक्ट बोर्ड की तरफ से १९५ ५१ और १९५१ ५२ में जिस तरह ग्रांट दी गयी

सन् १९५ ५१ ३८ ५ रुपये सन ५१ ५२ ३५ ३३२ रुपये।

(सी) जिनमें ४२ काम शुरू किये गये और ३ मुकम्मिल होगये हैं।

CONSTRUCTION OF ROADS

*108 (2 0) *Shrimati S Lakami Bai* Will the hon Minister for Local Self Government be pleased to state

If there is any proposal to construct roads connecting

(i) Pitland and Chillargi
(ii) Kodapaigal and Karegaon
(iii) Dachepalli and Ramayanpet ?

श्री अण्णाराव गवमुखी —इन सड़कों को बनाने का गवर्नमेंट के पास कोई प्रपोजल नहीं है

श्रीमती संगम लक्ष्मीबाई (बांसवाड़ा) —इस साल इनकम कितना होगा और वह पैसा किस तरह खर्च किया जायेगा ?

श्री अण्णाराव गवमुखी —जितनी आमदनी उतना ही खर्चा होगा और जो खर्च होगा उसमें इन पर भी खर्च किया जायेगा।

श्रीमती संगम लक्ष्मीबाई —मेरा पूछने का मकसद यह था कि कुछ गांव कम्युनिटि प्राजेक्टस के तहत आते हैं। लेकिन सब गांव इसमें नहीं आते। क्या गवर्नमेंट ऐसे गांवों के डेवलपमेंट के लिये लोकल बोर्ड को हिदायत करेगी ?

श्री अण्णाराव गवमुखी —डिस्ट्रिक्ट बोर्ड की जो आमदनी होती है वह जिस तरह चाहे अपनी रकम खर्च कर सकती है। गवर्नमेंट इसके बारे में पाबंदी नहीं करती की वह रकम किसी तरह खर्च की जाय।

श्रीमती संगम लक्ष्मीबाई —बात यह है कि लोकल बोर्ड को जहां से पैसा वसूल होता है उन्हीं मुकाम के लिये उस रकम को खर्च नहीं किया जाता और पूरा पैसा किसी एक ही गांव के लिये खर्च होता है तो यह रकम ताल्लुकेवार खर्च करने की डिस्ट्रिब्यूशन क्यों नहीं की जाती ?

श्री अण्णाराव गणमुखी जो रक्कम जहा से आती है वहीं पर खर्च की जाय ऐसा कोई नियम नहीं है जहां जरूरत होती है वहां उस रक्कम को खर्च की जाती है। लेकिन इक्विटेबल (Equitable) खर्च करने का लिहाज रखजान के सबब में कोई पाबन्दी नहीं है।

Shri I K Shroff I have to ask one more question Sir question No 180 (816)

Mr Speaker That will be answered tomorrow

Shri M Buchiah I rise to a point of order Sir regarding non official resolutions I wish to invite the attention of the House to Rule 149 (8) of the Hyderabad Legislative Assembly Rules It reads

> A member who has given notice of more than one resolution shall intimate to the Secretary the order in which he desires to move them In the absence of such intimation the Speaker may arrange them in any order he deems fit The order of resolutions so arranged shall not be changed except with the consent of the Speaker and the Minister in charge of the Department concerned

If a Member has given notice of more than one resolution and his name comes first in the ballot all the resolutions that stand in his name should be put in the consecutive order and not as No 1 24 and so on

Mr Speaker We shall take up that matter when we come to the resolutions

Now we shall take up the Legislative Business

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Arrest of Labourers

68 (19) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Labour be pleased to state

(*a*) Whether any labourers of Bellampally collieries were arrested in the month of January and February 1958 ?

(*b*) If so their names and the reasons for their arrest ?

Shri Vinayak Rao Vidyalankar (*a*) The labour problems of collieries are not within the purview of the Labour Department of the Government of Hyderabad but they are looked into by the Government of India

(*b*) Does not arise

Mr Speaker I shall read out Rule No 105 (1) of the Hyderabad Legislative Assembly Rules —

> On the motion for leave to introduce a Bill, the mover may make a brief explanatory statement If the motion is opposed the Speaker may permit a brief explanatory statement from the member who opposes and a brief reply from the mover and shall then without further debate put the question thereon If leave to introduce the Bill is granted the mover shall forthwith introduce the Bill

The provisions of the above Rule should be borne in mind by the Members

The first item under Legislative Business is

Shri K Shrinivas Rao to move for leave to introduce the Hyderabad Mohedat e Bhagelagan (Second Amendment) Bill, 1958

Shri K Shrinivas Rao Sir I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Mohedat e Bhagelagan (Second Amendment) Bill 1958

దీని ముఖ్య ఉద్దేశము —ఇది ముఖ్యంగా వ్యవసాయ కూలీలకు సంబంధించిన సమస్య భారతదేశంలో వ్యవసాయ కూలీలు రైతులదగ్గర నోటిమాటుద్వారాగాని పత్రముద్వారాగాని గాన్ని ఒడంబడికలు చేసుకొని ఉద్యోగం చేస్తూ ఉంటారు వారు అనేకమైన అప్పులు కొద్దికాలం లోటే తెచ్చుకుంటూ తర తరాలుగా తీర్చుకుంటూ ఉంటారు తండ్రిచేసిన అప్పులు కొడుకులు తీరుస్తూ ఉంటారు అప్పటికీ కూడా తీరకుండా ఉంటాయి కొద్దిగా మిగిలిన గనుక వీని బాకీ అప్పు తీరుస్తుంటారు వారి జీవితాల విషయంలో కూడా అనేక అవకతవకలుంటాయి తక్కువ ఉండాలని ఎక్కువ ఉండాలని కోరుతుంటాయి దానిని గురించి ౧౩౩౩ ఫసలీలో చేసిన (Mohedat e Bhagelagan Act) అని ఒక కానూను ఉన్నది ఈ కానును చూస్తే చాలా బాగా ఉన్నది ఆ రోజువరకు వ్యవసాయ కూలీలకు ఉండే అప్పులు రద్దయి పోవాలని తదుపరి ఇచ్చేటటువంటి అప్పులన్నీ ఎంతకాలం లోపల పూర్తి అయ్యేటట్లు ఉండాలని ఉన్నది అట్లా పూర్తిగాని పక్షంలో ఆ అప్పు ఇచ్చినవానికి కూలి బాధ్యుడు కాడు కూడాను ఈ విధముగా సౌకర్యాలు ఉన్నమాట వాస్తవమే కాని నేను పర్యటన వెళ్ళినప్పుడు చూశాను వ్యవసాయ కూలీలకు వారికి ఇచ్చేటటువంటి కూలీలు ఇవ్వకపోవడం పాళ్ళకు కూలీలు ఇవ్వక పోతే వారు ఎక్కడికి పోవాలి? ఏ ఉపాయము చేయాలి? అప్పుడు ఆ యజమానుల తీర్పు తోటను పరిష్కారానికి తహశీల్దారు వద్దకు పోవాలి ఒక్కొక్క తాలూకాలో ౨౦౦ గ్రామా లుంటాయి ఈ రెండువందల గ్రామాలనుంచి నెలకు ౫౦ ౬౦ రూపాయలు సంపాదించుకొనే వ్యవసాయకూలి తహశీల్దారు వద్దకు వచ్చి ఆఫీసులున్న తిరుగుట ఎక్కువ కష్టం బాధలు పడి కోర్టు

[illegible] గండికి చేసుకొని లొంగిపోవుట జరుగుతూ వచ్చింది. ౧౩౫౮ ఫసలీ చేసినటువంటి శాసనము ఇదివరకు (Implement) కాలేకపోయినందున శాసనమును [illegible] అమలుపరచారు. శాసనము చేసినవారు అది నిజముగా అమలులో [illegible] కాదు. నిజంగా చేసిన ఉద్దేశ్యము ఆ శాసనం అమలులోకి రావటం [illegible] ప్రజలు [illegible] కోర్టులో ఉంటుందని అమలులోకి వస్తుంది. వంద, రెండువందల గ్రామములు [illegible] సెంటరుచేసి అక్కడ కూర్చోన్నారు. ఆయన విచారిస్తారు అని [illegible] — “మీరు అడగకుండానే శాసనము చేశాము కాగితములమీద ఉంటుంది [illegible] చేయము. మీరు దానిని వదులుకొని రైతులకు లొంగిపోండి లేదా [illegible] నిర్ణయించుకోండి” అని తేలింది. ౧౩౫౮ ఫసలీనుంచి ఇప్పటివరకు ఎనిమిది సంవత్సరములయినది. ఈ తొమ్మిది సంవత్సరములలో దేశంలో చాలా పెద్దపెద్ద మార్పులు వచ్చాయి. ఎన్ని [illegible] తరం కూడా అనేక గ్రామాల్లో, పట్టణాల్లో, మ్యునిసిపల్ కమిటీలు పంచాయితీ బోర్డులు ఏర్పడుతున్నాయి. పరే కొన్ని ప్రాంతాల్లో కాంగ్రెసువారు మెజారిటీగా రావచ్చు. కొన్ని ప్రాంతాల్లో అపోజిషన్ పార్టీ (Opposition party) వారు కూడా రావచ్చును. కాని ఈ కమిటీలు మాత్రం ప్రజలచే ఎన్నుకోబడినవి. ఈ కమిటీసభ్యులు గ్రామాల్లో ప్రజానీకంతో బాహుసమీపంలో ఉంటారు. వీరలు వారి సమస్యలు పరిష్కరించుకొనుటకు ప్రొద్దస్తమానం లేస్తే [illegible] చెప్పుకొనుటకు అవకాశాలుండును. నేను ఈ బిల్లు తెచ్చిన ముఖ్య ఉద్దేశము వాళ్ళ [illegible] కొరకే. ఇదివరకు వ్యవసాయ కూలీల (Disputes) కూర్చోన్నారు [illegible] పరిష్కరించడానికి అధికారాలు ఇవ్వబడ్డాయి. కాని అటువంటి అధికారాలు ప్రజలచే ఎన్నుకోబడ్డ ప్రతినిధులకు, పంచాయితీ బోర్డు, మ్యునిసిపల్ కమిటీలకు ఇవ్వటాన్ని, నా బిల్లుయొక్క ముఖ్యోద్దేశము. ఇప్పుడు ఈ మార్పు తీసుకురావాలన్నమాట. అసలు ఈ (Mohedat e Bhagelagan Act) ఇప్పుడు ఫోర్సు (force) లో లేదు (Implementation) లో రావాలని ఉద్దేశం అయినప్పటికీ అమలులోకి రాలేదు. అప్పుడు ౧౩౫౮ ఫసలీలో ప్రజలచే ఎన్నుకోబడ్డ మనుష్యులు లేరు. పటేలు పట్వారీలు ఈ అధికారాలను ఎంతవరకు సద్వినియోగపరుస్తారని సందేహం ఉండేను. అప్పుడు ప్రజల ఆందోళనకు తట్టుకోలేక ఈ బిల్లు చేశారు కాని అది మూలబడింది. ఇప్పుడు పరిస్థితులు వేరు. ఇప్పుడు ప్రజాప్రతినిధులు ఉన్నారు. గ్రామాల్లో కొత్తగా కమిటీలు ఏర్పాటు చేశారు. మీరు అన్న ప్రకారం ఈ ఫైవ్ యియర్ ప్లాన్ (Five Year Plan) సక్సెస్‌ఫుల్ (Successful) అయితే పంచాయితీ బోర్డులు ఇంకా ఏర్పడతాయి. అటువంటి పరిస్థితిలో ప్రజలకు ఎక్కువ సౌకర్యములు జరుగ వచ్చును. అందుచేత ఇది (Implement) కావాలంటే గ్రామాలలో ప్రజలకు సమీపంలో ఉన్న ప్రజా ప్రతినిధులకు ఈ అధికారాలు ఇచ్చినట్లయితే చాలా బాగుంటుందని ఈ మార్పు తీసుకవచ్చాను.

మూడవ పాయింటు (Point) ఈ ప్రజాప్రతినిధులు పరిష్కరిస్తారా? లేదా అనేది. ఇప్పుడు పంచాయితీ బోర్డులు మ్యునిసిపల్ కమిటీలు పట్టణాల్లో, గ్రామాల్లో (Taxation) చేస్తున్నారు. పన్నులు వసూలు చేస్తున్నారు. పన్నులు ఇవ్వకపోతే దానికి తగిన చర్యలు తీసుకొంటున్నారు. ఈ అధికారాలు వారికున్నవి. కాబట్టి అటువంటి పరిస్థితిలో ఈ కూలీల సమస్య వారికి పెద్దసమస్య కాదు. ఒక రైతుమీద [illegible] పొందాలంటే ౪౦, ౫౦ రూపాయల

కంటె ఎక్కువ తీసుకోలేరు కాబట్టి ఇటువంటి చిన్న చిన్న సమస్యలకు తహశీల్దారులకు అధికారాలుండాలంటు అ యిం ప్లి(Implement) కాదు ౧౦ సంవత్సరాలు పోయి తరువాతకూడా (Implement) కాదు కాబట్టి నేను తెచ్చి ఈ బిల్లును (Concerned Minister) గారు అసెంబ్లీ (Discussion) కు పెట్టి ఈ బిల్లును ప్యాస్‌చెయడానికి అనుమతి ఇవ్వాలని కోరుతున్నాను

شری ویریندر پاٹل مسٹر اسپیکر سر جو امنڈنگ بل قانون بھگیلگان کے متعلق سے پیش کیا گیا ہے اوسکا منشا یہ ہے کہ موجودہ قانون کی وجہ سے کلٹیویٹرس (Cultivators) اور بھگیلگان کے درمیان جو نزاعات رہتے ہیں اسکا تصفیہ کرنے کا اختیار تحصیلدار کو حاصل ہے آنریبل ممبر نے امنڈنگ بل (Amending Bill) لایا ہے اس کا منشا یہ ہے کہ تحصیلدار کے علاوہ نزاعات کے تصفیہ کا اختیار ٹاؤن کمیٹی (Town Committee) میونسپل کمیٹی (Municipal Committee) اور پنچایت کمیٹی کو بھی ہونا چاہیے ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ موجود میونسپل کمیٹی ٹاؤن کمیٹی اور پنچایت کمیٹی کے پیش کردہ فرائض میں یہ چیز بھی شامل ہے یا نہیں اس قسم کے نزاعات کے تصفیہ کا انکو حق حاصل نہیں ہے تو ایسی صورت میں امنڈنگ بل کے تحت ایسے اختیارات نہیں دیے جاسکتے ہمیں معلوم ہے کہ جہاں جہاں ٹاؤن کمیٹی ہیں وہ تعلقہ ہیڈکوارٹرس میں ہیں اور وہاں تحصیل آفس بھی ہوتا ہے اور تحصیلدار رہتے ہیں اس بل کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو بھگیلگان ہیں وہ مفلس ہوتے ہیں اور دیہات میں رہتے ہیں انہیں اپنے نزاعات کے تصفیہ کے لیے تحصیل تک آنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے انکو دشواری ہوتی ہے اسکو دور کرنے کے لیے ٹاؤن کمیٹی اور پنچایت کمیٹی کو یہ اختیارات دینا چاہیے یہ خیال ہے جہاں جہاں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرس ہے قائم ہیں وہاں بھی تحصیل کے آفس ہیں ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی دشواری پیش آسکتی ہے اسکے علاوہ میں یہ عرض کرونگا کہ پنچایت کمیٹیاں ہمارے اسٹیٹ میں کافی نہیں ہیں ایسی صورت میں ہمیں دیکھنا یہ ہے چونکہ ان پنچایت کمیٹیوں کو جو جوڈیشل پاورس (Judicial powers) نہیں دیے گئے ہیں اور انکے جو رسڈکشن (Jurisdiction) محدود ہے اور جہاں کہیں بھی پنچایت کمیٹیاں ہیں وہ اچھی طرح سے کام نہیں کرسکتی ہیں ایسی صورت میں اور بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ انکو جوڈیشل پاورس نہیں ہیں اور انکے فرائض میں یہ چیز نہیں ہے ، جدید طور پر یہ فرض ان پر عائد کرنا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہے اسلئے میں اس امنڈنگ بل کی مخالفت کرتا ہوں

శ్రీ T శ్రీనివాసరావు

అధ్యక్షా

ఆనరబుల్ మెంబరు (hon Member) ఈ క్లాజును ఈ కాలంను ఉంచుటాంకి సమస్యలతో యీ చట్టము నాన్-ఇంప్లిమెంటేషన్ (Non implementation) దృష్ట్యా

మంచిదిగానే ఉంది అని చెప్పడం జరిగింది టౌన్ కమిటీ మున్సిపల్ కమిటీ కాని సెక్రటరీతో ఉంటుంది తూకాలు వేస్తారు అక్కడే ఉంటాడు టౌన్ కమిటీ దగ్గరకన్నా గుమాస్తాదారు దగ్గరకే పోవచ్చునని చెప్పడం జరిగింది మనకు న్యాయ పంచాయతీ పరిష్కారము చేయడం ద్వారా జరుగుతోంది అని చెప్పారు మూడవ పాయింటు ఇదివరకు ప్రత్యేకంగా శాసనము చేసి ఉన్నది తిరిగి ఈ శాసనం ద్వారా అధికారం ఇవ్వడం అనవసరము అని చెప్పడం జరిగింది ఇంకా వారు ఈ అధికారం నిర్వహించే పరిస్థితిలో లేరని కూడా చెప్పడం జరిగింది కాని ఇది చాలా చిన్న విషయం దీన్ని వారు నిర్వహించగల్గుతారా? లేదా? అని కాదు ఇది ప్రజాతంత్ర విషయం ఈ డెమోక్రసీ (Democracy) రోజుల్లో ప్రతివానికి బాధ్యత [illegible] తీర్చడానికి వారి ఇష్టప్రకారం నిర్ణయించడానికి అవకాశాలు ఉన్నాయి అటువంటి అవకాశాలు ప్రస్తుతము పరిపాలించే పార్టీ గవర్నమెంటు చేయకపోవడం వల్ల ప్రజలు [illegible] ఇవ్వాళ్ళ వ్యవసాయ కూలీలకు సంబంధించిన బిల్లు [illegible] వారికి కొంత మేలు కలిగే సౌకర్యాలు కూడా ఉండే కానూను చేయమని ఇది కూడా విచారిస్తారు అని అంటే ఇది ఇంప్లిమెంటేషన్ (Implementation) ఎందుకు కాలేదో గౌరవమిత్రులు గుర్తించాలి మనం అనేకమైన శాసనాలు చేశాము కాగితంలో అనేకమైన శాసనాలున్నాయి వాళ్ళు అమలులో తీరిన తరువాతనే ఆ బిల్లుకు [illegible] వస్తాయన్న మాట ప్రజల ఆందోళనకోసం బిల్లులు చేయడం వాటిని అమలులోనికి తెచ్చేందుకు ప్రయత్నించక పోవడం జరుగుతోంది ఈ కానూను చేసినట్లయితే వ్యవసాయ కూలీలకు మేలు కలగడానికి ఒక్కటే మార్గము ఎప్పుడో వాళ్ళ అవసరాలు తీర్చేటట్లు జరుగుతుందన్నమాట ప్రజల అవసరములకు శాసనంచేస్తూ ప్రజల ఆందోళనను తగ్గించడానికి కాగితములమీదనే చేసి పెట్టడం చేయడానికే పనికి వస్తుంది

ఆ కానూన్ను ప్రజల సౌకర్యాలకు ఉపయోగపడదు సౌకర్యాలు తేకపోవడంవల్ల ఇంప్లిమెంటేషన్ (Implementation) జరగకపోవడం జరుగుతోంది ఈ శాస్త్రంలో ఎన్నో శాసనాలు జరిగాయి మొత్తం భారతదేశంలో ఎన్నో శాసనాలు చేశారు కాన్ని అమలులోనికి వచ్చాయి కొన్ని రాలేదు దానికి కారణం ఏమిటనేది విచారించాల్సి వుంది ఈ శాసనము వల్ల వాళ్ళకు సౌకర్యాలు కలుగజేసే పరిస్థితులను కల్పిస్తే దానివల్ల కొంత లాభం పొందగల్గుతారు వ్యవసాయ కూలీలు స్వయంగా పంట పండిస్తారు వీరు శ్రామికులకు [illegible] అన్న మాట ఈనాడు పెద్దపెద్ద భూస్వాములు అని ఎవరిని అంటున్నారో వారికి పండిన పంటంతా ఈ కూలీలే పండిస్తున్నారు ఈ కూలీలు అన్యాయంక్రింద భూములను కోల్పోవడం జరుగుతోంది వ్యవసాయ కూలీల కోసమైనా వా దగ్గరకు వచ్చాయి ఈ విధంగా ఉన్నటువంటి పరిస్థితుల్లో ఆ సెక్షన్ను అట్లాగే ఉంచాలి యీ మున్సిపల్ కమిటీలు చేయలేరు టౌన్ కమిటీలు చేయలేరు తూకాలు వేస్తారు చేయాలి అంటూ ఇంప్లిమెంటేషన్ (Implementation) చేయడానికి వీలు లేదు అట్లాగే ఉండాలి ఈ కూలీలు సంఘటితులై ఉండాలనే వాంఛ ఏమిటి ?—

ఇప్పుడు ఉన్న ఆనరబుల్ మెంబర్లు బాధ్యతతో ప్రజలచే ఎన్నుకోబడి వచ్చారు వ్యవసాయ కూలీలకు వేతన్ (Wages) కావాలని అడుగుతున్నారు (Industrial Tribunals) పెట్టి కూలీల (Labour) కు ఇంత ధనాశ్రమే (Wages) ఇవ్వాలని చెప్పడం జరుగుతోంది

(Industrial Labourers Wages) గా నిర్ణయించారు [illegible] కానీ గవర్నమెంటు అగ్రికల్చరల్ లేబరర్స్ (Agricultural Labourers) మినిమం వేజెస్ (Minimum wages) నిర్ణయించి (All India basis) గా ద ఇవ్వవల సి ఉంటుందా? (Wage) ఇవ్వ [illegible] దు అ [illegible] ప్రవ [illegible] ఎంతో ప్రాధాన్యమైన ప్రస్తుత వ్యవసాయ పరిశ్రమ (Industries) లాగు [illegible] ప్రాధాన్యమైన పరిశ్రమ వ్యవసాయము కన్నా [illegible] వారు [illegible] [illegible] జీతాలు ఇప్పించ గల్గితే రు అటువంటప్పుడు [illegible] దురదృష్టం [illegible] విచారించకుండా వాళ్ళకు అన్యాయము చేస్తున్నారు [illegible] ఇక్కడ ప్రజా ప్రతినిధి అందర ప్రజలచే ఎన్నుకోబడ్డారు కొందరు ప్రతినిధులు [illegible] దరు చేయ పోతున్న కాని ఈ శాసనము వల్ల కొంత మందికైనా లాభంపొందుతారు అటువంటి [illegible] పాలించుటకు ఎంతో బాధ్యం ఉంటుందో అని చెంచాలి [illegible] ప్రభుత్వం [illegible] మీరు వ్యతిరేకి స్తున్నందుకు విచారిస్తూ [illegible] స్తున్నాను

Mr Speaker The question is

That leave be granted to introduce the Hyderabad Mohedat e Bhagelagan (Second Amendment) Bill 1958

The motion was negatived

Mr Speaker Shri L N Reddy

Shri L N Reddy Sir I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Tenancy (Prevention of Eviction and Transfers) Bill 1958

شری ایل این ریڈی میں اس بل کے پیش ہونے کے کیا وجوہات ہیں مختصراً ان کا ذکر کروں گا گزشتہ سال ایک آرڈیننس (Ordinance) نافذ ہوا تھا اس کے نفاذ کا مقصد کاشتکاروں کے قبضوں کی حفاظت کرنا اور بیدخلیوں کو روکنا تھا چنانچہ اس آرڈیننس کی وجہ سے بہت سے علاقوں میں کاشتکاروں کو کافی فائدہ ہوا ایک زمانہ ایسا تھا کہ کارروائیاں دفتروں میں زیر تصفیہ تھیں وہ بہت جلد تصفیہ ہوگئیں وہ مقدمات جو زمینداروں کی جانب سے کاشتکاروں کو بیدخل کرنے کے لیے سینکڑوں کی تعداد میں تحصیل وغیرہ میں دائر ہوئے تھے ان کو ملتوی کر دیا گیا اور جو کارروائیاں اس سلسلہ میں شروع ہوئیں بہت جلد ختم ہو گئیں اس کے مرافعہ کی بھی بہت مختصر مدت رکھی گئی جو شخص اس کی خلاف ورزی کرتا تھا اس کے لیے سزائے قید بھی تجویز کی گئی تھی اس آرڈیننس کے باقی رہنے کے دوران میں عام کاشتکاروں اور خصوصاً پروٹیکٹیڈ ٹیننٹس (Protected Tenants) کو فائدہ ہوا لیکن ۲ جنوری سنہ ۳ [illegible] کو یہ آرڈیننس ختم ہوا اس کے بعد پھر سے زمین [illegible] زمینداروں کو بہانہ ملا بیدخل کرنے کی کوشش شروع کردی اب پھر وہی معاملات [illegible] میں شروع ہو گئے ہیں اور بیچارے غریب کاشتکاروں کو دبا ر

کے کہ لیا جا رہا ہے یہ معاملات بھی جلد عرصہ میں آ رہے ہیں اس طرح دیا میں معاملات میں ہے کہ علاوہ زمیندار رہے ہاتھ رکھا ان کو دخل کئے گئے ہے ما ( ) کو جب میں جاری کئے ہیں اور سلسلہ بہت بڑے پیمانہ پر شروع ہوگیا ہے ۔ چونکہ ہم گورنمنٹ بھی احکام ہے اس لیے اس راہ میں صرف زمینداروں کو بے دخل کرنے کا پروسس (Process) زوروں سے شروع ہو سکا بلکہ عمل میں ... نہ شروع ہی ہو سکا ہے اور وہ سکے کہ ٹیننسی ایکٹ کا امینڈنگ بل (Amending Bill) جو ان پیش ہونے والا ہے لیکن اس قسم کے ایک بل پاس ہونے تک ایک قانون ہے کہ ایک عارضی (Temporary) بل لا کر قانون کا ضروری ہے لیے کے نزدیک جب کہ ختم ہو جانے کے بعد ہم توقع کر رہے ہیں کہ حکومت کی جانب سے کوئی دوسرا ... میں نافذ ہوگا تا ان بے دخلیوں کو روک دینے کے لیے کوئی دوسرا قدم اٹھایا جاتا مگر اس سلسلہ میں حکومت کی جانب سے کوئی دوسرا قدم نہیں اٹھایا گیا ۔ ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ ٹیننسی ایکٹ کا امینڈنگ بل ہاوس میں پیش ہونے والا ہے ۔ اسی صورت میں ممکن ہے کہ یہ جواب دیا جائے کہ جب تک ٹیننسی ایکٹ کا امینڈنگ بل پیش ہو رہا ہے پھر ایسے وقت میں عارضی تدابیر (Temporary Measures) کی کیا ضرورت ہے ۔ اس سلسلہ میں میں ہاوس کے سامنے عرض کرونگا کہ جو ٹیننسی ایکٹ کا امینڈنگ بل ہاوس میں پیش ہوگا وہ ہم آج بحث کر کے فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں کئی ایسے نکات ہونگے جن کے متعلق ہم کو کافی غور و فکر سے ... چونکہ یہ امر کہ آیا یہ بل کاشتکاروں کے حقوق کی حفاظت کرنے والا ہے اور زمینداروں کے حقوق کی اور ... اچھی طرح معلوم ہو جائیگا جب کہ یہ بل ہاوس کے سامنے جنرل ڈسکشن (General discussion) کے لئے پیش ہوگا ۔ اس بل میں زمینداروں کے چھوٹے سے چھوٹے حقوق سے لیکر بڑے سے بڑے حقوق کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے لیکن دوسری طرف ان کاشتکاروں کے حقوق کی جن کے حقوق کی حقیقت میں حفاظت کی جانی چاہئیے کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔

بالفرض محال یہ بھی مان لیا جائے کہ ٹیننسی بل اسی سیشن میں پاس ہو کر اسی وقت نافذ ہو جائیگا تو اسکے بعد بھی اس سلسلہ میں ایک ٹیننسی کمیشن (Tenancy Commission) قائم ہوگا جو ایریا بائی ایریا یونٹس میں (Area by area Units) طور کے معاملات کرنے کا جس کے لیے کافی عرصہ لگیگا ۔ چنانچہ اس غرض کے لیے ہمارے بجٹ میں (۸) لاکھ کی رقم منظور کی گئی ہے ۔ ٹیننسی بل جو پیش ہونے والا ہے اس کے پورے مرحلے طے ہونے کے لیے دس بیس سال کی ضرورت ہوگی ۔ اس طرح ایک لمبا عرصہ اس کے نفاذ کے لیے درکار ہوگا ۔ یہی نہیں بلکہ اس ٹیننسی بل میں ہولڈنگ (Holding) کے بارے میں رینٹ (Rent) کے بارے میں زمینداروں سے رینٹ لینے کے بارے میں کوآپریٹو سوسائٹیز (Co operative Societies) کے ذریعہ زراعت کرنے کے بارے میں اور کنسالڈیٹڈ ہولڈنگس

Consolidated Holdings) کے بارے میں عرض لف بل کے
بارے میں بحث ہونی ضروری ہے اور اس پر کافی بحث ہوگی اس طرح اس بل کو قانون
بن کر کے نافذ ہونے میں کافی عرصہ درکار ہوگا حکومت کی جانب سے اس اینڈنگ بل
کو پیش کرنے کے لیے ایک سال کا عرصہ لگتا ہے اس سلسلہ میں اس پر غور کرنے
کے لیے کمیٹی بنی ہوئی ہیں اس امر پر کافی غور دیا گیا کہ زمینداروں کے حقوق کی کس
طرح حفاظت کی جائے سب نہیں یہ بل پیش کیا جا رہا ہے ممکن ہے کہ اس
کا یہ جواب دیا جائے کہ بل تو آپ کے سامنے اسی سیشن میں پیش ہو رہا ہے آپ
دو کیوں کرتے ہیں ؟ جلد ان کر کے اس کو نافذ کرنے کی کوشش کی جائے لیکن
میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک اس پر سوچیے ان کو سمجھیے اور اس پر غور
کرنے کے لیے ہی ایک سال کا عرصہ لگتا ہے تو پھر غریبوں کے حقوق کی حفاظت کرنے
والوں کو بھی ان پر کافی غور دینے کا موقع ملنا چاہیے اس سلسلہ میں تمام مصلحت
پر غور کرنے کی ضرورت ہے جب اس بل پر جنرل ڈسکشن ہوگا اور وقت مختلف مسائل
هاؤس کے سامنے آئیں گے جب وہ رسمی بل پاس ہو جاتا تو فوراً ایکٹ بن جاتا
لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ جلد ایکٹ کی شکل اختیار کرے گا احد امر درمیانی
عرصہ میں اسامیوں کے قبضہ اور قبضہ کی بحالی کی حفاظت میں نے یہ بل پیش
کیا ہے میں هاؤس سے اس پر ڈسکشن کی اجازت چاہتا ہوں

اسکے اسٹیٹمنٹ آف آبجیکٹس اینڈ ریزنس (Statement of Objects and Reasons) میں
میں سنائے جاتا ہے

The Hyderabad Tenancy (Prevention of Eviction and Transfers) Ordinance 1952 lapsed on 2nd January 1953 The circumstances which rendered it necessary to promulgate the said ordinance still exist while the proposed land reforms will take some time before they are put on the Statute Book Moreover since the lapsing of the said ordinance attempts on a considerable scale for evictions are being made by the land lords This enactment is therefore introduced embodying the provisions of the said ordinance

یہ اس بل کے مقاصد ہیں اور امید ہے کہ اس اہم مسئلہ کے سلسلہ میں هاؤس کافی
غور کریگا اس وقت مولداروں کو بیدخل کرنے کی ایک زبردست مہم چل رہی ہے اور
موسم گرما بھی آگیا ہے بڑے پیمانہ پر مولداروں کو بیدخل کیا جا رہا ہے یہ امر کہ
عدالتوں اور تحصیلوں وغیرہ سے یا پولیس سے ان کو مدد ملیگی لیکن ہمارا تجربہ کہتا
ہے کہ یہ ناممکن ہے اس واسطے اس بل کی سخت ضرورت ہے میں امید کرتا ہوں کہ
هاؤس اس امر پر غور کریگا اور جنرل ڈسکشن کی اجازت دیگا

شری جی رام کشن راؤ مسٹر اسپیکر سر میں اس بل کے انٹروڈکشن
(Introduction) کی اجازت کی مخالفت کرتا ہوں اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ میں

بہ میں کے اویکشن (Eviction) کو جائز سمجھتا ہوں نہ اس کو جاری رکھنا چاہتا ہوں بلکہ اسکو اوپوز (Oppose) کرنے کی میں چار وجوہات ہیں اون کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں جب کہ ابتدا میں بتایا گیا کہ آنریبل موور نے کہا حیدرآباد اگریکلچرل ٹیننسی ایکٹ امنڈنگ بل (Hyderabad Agricultural Tenancy Amending Bill) پیش ہوچکا ہے لیکن سب رولنگ بزنس کمیٹی (Business Committee) میں ختم ہوچکی ہے اور اسکی دوسری ریڈنگ ۳۰ تاریخ کو ہونے والی ہے بہت ممکن ہے کہ وہ بل بالآخر سلکٹ کمیٹی کے سپرد ہوجائے چند دن سلکٹ کمیٹی میں لگینگے اور جیسا کہ بتایا گیا ہے اس سیشن میں وہ بل انیکٹ (Enact) ہوجائیگا آنریبل ممبر کا یہ خوف اندیشہ ہے کہ اس بل کو پاس کرکے پیش کرنے کے لیے جب اتنی مدت لگتی ہے تو اس پر خرچہ کرکے اس کو پاس کرنے کے لیے بھی لازمی طور پر کافی مدت درکار ہوگی میں اس خیال سے متفق نہیں ہوں اس وجہ سے کہ اس بل کی کاپیاں مختلف پارٹیوں کے آنریبل ممبرس کو تقسیم کی جاچکی ہیں اور پارٹیوں کے اندر اور باہر بہت کچھ خیالات اس کے متعلق فارم (Form) ہوچکے ہیں اس وجہ سے میں اس اندیشہ سے متفق نہیں ہوں کہ جو امنڈنگ بل پیش ہوا ہے اوس کے پاس ہونے میں دیری ہوگی جب کہ خود اس امنڈنگ بل میں اویکشنس (Evictions) اور سیلس (Sales) وغیرہ کے بارے میں دفعات موجود ہیں تو ایسی صورت میں صرف ایک ماہ کی مدت کے لیے ایک عارضی قانون نافذ کرنا آرڈیننس (Ordinance) جاری کرنا بالکل عبث اور غیر ضروری ہے دوسری بات یہ ہے کہ جب کبھی معاملہ میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بل پیش ہوتا ہے اور کوئی پرائیوٹ ممبر خواہ وہ کسی پارٹی ہی کے کیوں نہ ہوں اوس کے متعلق کوئی ترمیم لانا چاہتے ہوں تو اوس کے لیے ٹھیک پراپر کورس (Proper Course) موجود ہے کہ جب ایسا بل پیش ہو تو اوس میں ترمیم لائیں اور یہ نہیں کہ کوئی نیا بل پیش کریں آنریبل ممبر نے ایک نیا بل ٹیننسی ایکٹ کو روکنے کے سلسلہ میں پیش کیا ہے حالانکہ اگر کوئی مسودہ قانون گورنمنٹ کی جانب سے پیش ہو اور کوئی آنریبل ممبر اوس کے پرووژنس (Provisions) کو ناکافی سمجھتے ہوں تو اوس کے لیے صحیح طریقہ یہی ہوسکتا ہے کہ امنڈنگ بل جو گورنمنٹ نے پیش کیا ہے اوسی میں ترمیم لائیں کوئی نیا بل اس سلسلہ میں لاکر ہاوس میں پیش کرنا مناسب نہیں ہوگا یہ ایک کانسٹیٹیوشنل پائنٹ (Constitutional point) ہے جس پر غالباً آنریبل ممبر نے غور نہیں فرمایا اوس کے لیے پورا ریکورس یہی ہے کہ اسی امنڈنگ بل میں ترمیم لائی جائے دوسری چیز یہ ہے کہ اویکشنس اور سیلس وغیرہ کے بارے میں قانون کے دفعات (۳۲ ۳۸ ۴۴ ۴) اسی جگہ پر موجود ہیں آنریبل ممبر نے جو بل آرڈیننس کے طور پر پیش فرمایا ہے اوس میں وہی سب چیزیں ریمیڈیز (Remedies) جیسی کہ ختم شدہ پہلے آرڈیننس میں رکھی گئی تھیں پہلے آرڈیننس کی مدت ختم ہوچکا ہے اوس کے

ماطکو ے ھ یہ ل ہرے سود نہیں مانا ھے اس ا س کا مقصد
بہا د ہ معاف ا د کے ار ہ ھیں وں لے دو یہ نہ ہرج (Abridge)
کیا ہے اکم نہ ہے ای ہرک آ بل ہرے ماں مانا ہے کوئی سپلائی
رعندی (Speedy remedy) یا ہر راعت (Better relief) ں
مانگی ہ ری سے ا د ں کی حد ت بعد ( ) کت ں ہ ھے اسکی روسے
کوئی لیجسلیٹر مصلحت کے پاس رکھوا ہے ں کرنا وجب کت مصلحا حکم نہ دے
محض یہ د ر (Surrender) کی ا و منصبہ یہ صل نہیں کرسکے گا
آ بل ہر کے پروپوزڈ بل (Proposed Bill) ہیں وی ہر رہے اس سے
ر د دی ی ہ ں و نہ لیے ھیں لدما ں ہی ہ دو ں (Prohibition)
رکھا گیا ہے اوس لیا لاد عمل د ا ھے ھا ھا ہے ما ں ں ہی
پوھ ہی (Prohibition) ا بل کرنے کے بے دفعہ رکھی گی ہے
س لیے کہ ی ہے ایکٹ کی ضرورت ہی دفعہ (۳۸) (ی) حاضر طرح بہ حکم ہے کہ
اگر کوئی لیجسلیٹر ای رس ھیا جاتا ہے تو روکنا ہے کے ا کسی اور کو
ں بیچ سکتا ہے ا کے ے روسکتا سب کو ں دی ہے ہے ور وسائل کی
مدت اوس کو ڈسپنس کے لیے دی جا ے اگر ں دے کے مدد ال تک
روکنا سب ر ں یا ہر د سکے تو سب ایسے ہی دوسرے شخص نہ ای ر ں سمجے
کا ہ ار ہے سولی کے ما ما ہیں بھی ے ا لگ بل کی دفعہ (۳۷) ہیں یہ صراحت
موجود ہے کہ گر پریوس سنکشن (Previous Sanction) کے اسرکوئی
سل عمل میں آئے تو و ہ (Void) متصور ہوگا غرض ان حروں کے
پیش نظر ے ما ا کی ضرورت ں رہی او ہ ما کہ میں نے اپنی عرض کیا ہے اگر
کوئی جا ی اسدنگ بل ہیں پائی جاتی ھ تو اوس کے لیے صحیح طریقہ یہ ہوسکتا ہے
کہ اس بل ہیں ترمیم پیش کی جائے جب کہ ایک بل موجود ہے و ی سس میں
زیر غور بھی ہے پھر اسی ورت میں ایک ما بل پیش کرا کوئی قانونی طریقہ نہیں
ہوسکتا اگر آ ریبل ہر اوس بل میں ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں تو پیش کرسکتے
ہیں لیکن ملٹی پلیسٹی آف لجسلیشن (Multi publicity of Legislation)
اصول کے خلاف ہے اس وجہ سے میں اس سد د ما ں کے ا ہر د کسی کی اجازت دینے
کی مخالفت کرتا ہوں او ہاوس سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو مسترد کردیا جائے

سری ایل اس لکشمی نرسمہوان ریڈی مسٹر اسپیکر سر ابھی ان نہ بیان
کیا گیا کہ حیدرآباد لنڈ ٹیننسی ا لگ بل ہاوس کے سامنے پیش ہو چکا ہے او
جنرل ڈسکشن (General discussion) کے ممکن ہے کہ وہ سلکٹ کمیٹی
میں پیش ہو جائے جہاں سے چند دن کے اندر واپس آجائے گا یہ تو ہم جانتے ہیں
کہ کانگرس کی اسپ سے یا حکومت کی جانب سے اس کو یہ عجلت ممکنہ پاس کرانے
کی کوشش کی جا رہی ہے اس پیش کردہ ں بل میں جو نقائص ہیں او اس میں
کسانوں کے خلاف جو حربے موجود ہیں اون سے عوام واقف ہوئے ہیں ملنے ی یہ ل

اس کا اندازہ لگانا چاہیے ہیں ۔ میرا مسئلہ نہیں ہے کہ یہ کہ کانگرس کی جانب سے کہا حکومت کی جانب سے ٹھیک پیش کرنے کے لیے ایک سال کا عرصہ لگا اس واسطے میں نہیں یہ رجوع کرکے ان کو پیش کرنے کے لیے اتنا ہی عرصہ دیا جائے بلکہ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم دیکھیں کافی وقت اس پر غور کرنے کے لیے ملنا چاہیے ۔ ہم کو اس سے پہلے حکومت کی جانب سے کئی وقت یقین دہانیاں (Assurances) دیے گئے ہیں کہ [illegible] (Introduce) فلاں سیشن میں کیا جائے گا ۔ اسمبلی کے فلور پر اس قسم کے کئی وعدے کیے گئے ہیں جن کے علاوہ جب کبھی ہم نے [illegible] بل کے متعلق پوچھا ہے اوس وقت بھی یہی وعدے کیے گئے لیکن اس کے باوجود ایک کافی طویل عرصہ تک ان کا اعلان نہ ہو سکا لیکن سیشن شروع ہونے کے بعد اس کا اعلان کیا گیا ہے اگر ٹھیک وقت پہ بل کا اعلان کیا گیا ہوتا تو ہم قوم کے اندر جاتے اور اس بل سے جو اثرات لوگوں پر مرتب ہونے والے ہیں کاشتکاروں پر اس کا کیا اثر پڑنے والا ہے ان سب چیزوں سے واقف کرتے لیکن سیشن شروع ہونے کے بعد اس کا اعلان کیا گیا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ سیشن ختم ہونے سے پہلے ہی اس کو پاس کرا لیا جائے ۔ اندر دن تک یہ بل سلیکٹ کمیٹی میں رہیگا اور جب اس کی رپورٹ آ سکیگی تو پھر ہم کو اس پر بحث کرنے کا موقع نہیں رہیگا ۔ یہ بل ایک اہم مسئلہ ہے اس پر آنا فاناً بحث کرکے اس کو پاس نہیں کیا جا سکتا اس پر کافی غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ یہ ٹھیک نہیں ہے کہ یہ بل اس سیشن میں پاس نہ ہو سکے [illegible] اپریل تک جاری رہیگا اگر فرض بھی کیا جائے کہ دس روز تک اور بڑھ جائیگا تب بھی ہم کو اس کا موقع نہیں رہیگا کہ اس بل پر کافی بحث اور غور کر سکیں ۔ اس لحاظ سے جیسا کہ [illegible] ممبر صاحب نے کہا اس طرح [illegible] اس بل کو ختم کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس موسم میں کاشتکاروں کی [illegible] بےدخلیاں ہو رہی ہیں اور اسی کمی کے زمانے میں معمولاً [illegible] ہو رہی ہیں ۔ اگر کسی وجہ سے یہ بل اس [illegible] ہوگی [illegible] سامنے [illegible] (Temporary Measures) کے طور پر اس بل کو منظور کرنا چاہیے ۔ اس بل میں کئی ایسی چیزیں ہیں جن پر اعتراض کیا جا سکے [illegible] ان کے سلسلے میں [illegible] میں ترمیمات ہیں [illegible] کے لیے ترمیمات ہیں ۔ آج صورت حال یہ ہے کہ گورنمنٹ کا آرڈیننس نافذ ہونے کے باوجود سیکڑوں بےدخلیاں ہو رہی ہیں اور زمینات فروخت ہو رہی ہیں [illegible] ان کے اس پہنچے ہیں تو کاشتکاروں کو [illegible] وہاں سے نہیں مل سکی حالانکہ اس میں [illegible] آرڈیننس میں [illegible] ہے کہ اگر کوئی اس طرح کسی کاشتکار کو بےدخل کرکے [illegible] کا کاشتکار پیداوار کے ساتھ قبضہ دیا جائیگا اور بےدخل کرنے والے کو جیل بھیجا جائیگا ۔ یہ بل بھی اس آرڈیننس کے خطوط پر ہے ۔ آج آرڈیننس [illegible] یہ جانتے ہیں کہ یہ نافذ ہونے کے باوجود کاشتکاروں کو اور [illegible] کو بےدخل کیا جا رہا ہے جس سے [illegible] لاتا ہے [illegible] اگر [illegible] ہو جائے تو اس پیچھے زمینداروں کی ہمت [illegible] جائیگی [illegible] بل کو انٹروڈیوس ہونے اور جب تک [illegible]

کی ارب لے ورں سے روی مد س لا ہ کی س صر ممری
ل کی سے وس ے رلھو کا ھے ا س سے پی لھ و مماال
ہو رہی ھیں ا س روکاہ کے ور سم گرما ں حا ں کی وجہ سے کاسکاروں کو
کلیف ہو ں ں الیے ں د رہ ہود کر رہے ہاے پھا ں کے رے مں
وسں گی ں ور ے حلاے ہ رھے ھیں ا د ۔ کہ ھاوس اس ل کی
اجا ت ہ

Mr Speaker The question is

That leave to introduce the Hyderabad Tenancy (Prevention of Eviction and Transfers) Bill 1958 be granted

The motion was negatived

Shri L N Reddy I demand a division
House divided Ayes 62 Noes 77 (The motion was negatived)

Shri V D Deshpande Sir I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Shops and Establishments (Amendment) Bill 1958

مں نے ھاوس کے سامنے ساپس اںڈ اسابلسمٹ اںکٹ کو امنڈ (Amend)
کرنے کے بارے مں ںک بل پیس کیا ھے ساپس اںڈ اسابلسمںٹ اںکٹ کا دفعہ (۴)
یہ ھے کہ

Section 4 of the Hyderabad Shops and Establishments Act 1951 reads

(4) (1) Nothing contained in this Act shall apply to—

(*b*) persons whose work involves travelling and persons employed as watchmen canvassors and caretakers

اس ںکٹ کے دفعہ (۴) کے تحت سفر کرنے والے کارکنوں واچ مں کیا واسرس اور
کیرٹیکرس کو شاپس اںڈ اسابلسمٹ ا کٹ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگر کوئی کا نواسر
( ) سال تک کسی کمپنی کی ملازمت کرے اور اسکے بعد سکو نکالدیا جائے تو اسکو
ماہوتا کوئی گرا جو ی (Gratuity) نہیں مل سکتی اسلیے کہ اس دفعہ
کے تحت وہ سکے حقدار نہیں قرار پاتے اسی طرح ملازمت کی دوسری سہولتوں سے وہ محروم
کیے گیے ھیں مں نے ھاوس کے سامنے یہ بل اس لیے پیس کیا ھے کہ کیرٹیکرس ,
کینابواسرس ٹراولنگ ایجنٹس (Travelling Agents) پر بھی یہ ا کٹ لاگو
ہو ساتھ ھی ساتھ میں یہ جاننا ہوں کہ یہ لوگ دفعہ (۴) میں بتلاۓ ہوۓ کام کے
گھنٹوں کی سرط سے مستثنی ھیں دفعہ (۴) اس طرح ھے کہ

Section 14 (1) Subject to the provisions of this Act no person employed in any establishment shall be required or allowed to work for more than eight hours in any day and forty eight hours in any week excluding the interval for rest allowed under sub section (2)

کسی بھی شخص سے (۸) گھنٹے سے زائد کام نہیں لیا جاسکتا لیکن کسی ورکنگ اسٹیبلشمنٹ کا کیا کے لیے ان کے کام کے لحاظ سے شرط عائد کرنا ممکن نہیں ہے اس لیے کہ سکے کام کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا میں نے جو بل پیش کیا ہے اس میں اس بات کا خیال بھی رکھا ہے میں نے یہ خواہش کی ہے کہ سکشن (۴) کا سب سکشن (بی) ڈلیٹ (delete) کیا جائے تاکہ ایکٹ ان لوگوں پر بھی لاگو کیا جاسکے اور سکشن ( ) میں سب سکشن (۳) اس طرح بڑھایا جائے کہ

Add to section 4 a new clause (8) as follows

(8) Nothing contained in Section 14 shall apply to travelling persons canvassers and caretakers

میں چاہتا ہوں کہ (۸) گھنٹے کام کرنے کی شرط ہے ٹراولنگ ایجنٹس کینوسرس اور کیرٹیکرس کے لیے بھی رہیں لیکن وہ ان کے لیے یہ صورت نہیں ہے واچ مین کے لیے صرف دن میں ۸ گھنٹے کام کرنے کی شرط نہیں رہیگی الا یہ ٹراولنگ ایجنٹس و کیا واچ مین کو جو سہولتیں شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ کے تحت ملا کی وہ سہولتیں انہیں بھی ملنی چاہئیں میں نے اس طرح اس بل کے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس (Statement of Objects and Reasons) میں وضاحت کردی ہے کہ

As it is advisable to apply the provisions of the Hyderabad Shops and Establishments Act 1951 also to the persons whose work involves travelling and persons employed as watchmen canvassers and caretakers this amendment Act proposes to delete clause (*b*) from Section 4

میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس بارے میں ہمدردی کرے گی یہ بل اس لیے پیش کیا جارہا ہے کہ ان لوگوں کو گرانٹ جوئی اور جس طرح کی جو سہولتیں ہیں وہ ملیں ٹراولنگ ایجنٹس کیا اس اور کیرٹیکرس پر بھی شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ لاگو ہو گر اس بل میں کوئی ہو تو آپ کی جانب سے ہوں اور سہولت بہم پہونچانے کا خیال رکھا جاسکتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل لیبر منسٹر اس پر غور کریں گے اور ہاؤس اس بل کو پیش کرنے کی اجازت دیگا

شری وی رام کشن راؤ مسٹر اسپیکر سر آنریبل لیبر منسٹر جس زمانے میں باہر تھے اس وقت یہ فائیل میرے پاس آئی میں گورنمنٹ کی جانب سے اس خیال کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل کے انٹروڈکشن کی اجازت دی جائے اس کی وجہ بالکل صاف ہے جس غرض سے آنریبل ممبر اس بل کو پیش کرنا چاہتے ہیں اس کو انہوں

٦

نے واضح کیا ہے اس بل میں جس لئے کی تب اسار لیا گیا ہے میں نے مجھکو بھی
تھوڑی بہت ی ہے و ے ک د مکن ط کر لیا لیکن ہم دیکھتے ہیں
کہ شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ ۱۹ء میں پاس ہوا ہے ابھی اسکو دو سال
بھی نہیں گزرے ہیں لیکن یہ بات ہی میں ہم نے اس میں پرہم اس کی ہے بمبئی اور
مدراس کے شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ میں جن امور کا ہونا زیادہ تر پسند تھا ہم
نے یہاں اسے ایکٹ میں ضرور لیا ہے بھی رمل لندر آپ دی اور میں نے اپنے
اسٹینڈنگ بل میں جن لیا ہوا ہوں اور اولنگ اصنس کا ذکر کیا ہے ان کی جست
انٹر میٹنٹ ورکرس (Intermittent workers ؟) کی ہوتی ہے وہ لوگ
ریگولر (Regular) اور ہول ٹائم ورکرس (Whole time workers)
کی تعریف میں نہیں آتے اسلیے اس ایکٹ کو کیا ہوا سنگ اصنس ور راولنگ اصنس
سے متعلق نہیں کہا گیا ہے ہم نے اپنا ایکٹ مدراس اور بمبئی کے ایکٹ کو پیش نظر
رکھکر بنایا ہے بمبئی شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ کا سکشن (۴) یہ ہے کہ

The Bombay Shops and Establishments Act

Exemptions 4 Notwithstanding anything contained in this Act the provisions of this Act mentioned in the third column of Schedule II shall not apply to the establishments employees and other persons mentioned against them in the second column of the said Schedule

اس میں یہاں سے ایک شیڈول دیکر اس کی صراحت کردی ہے کہ یہ ایکٹ
کن کن لوگوں سے متعلق ہوگا اور کن پر لاگو ہوگا اس شیڈول کے نمبر (۲) میں
یہ ہے

12 Travellers canvassers and such other employees who are declared by the Provincial Government by notification published in the official Gazette in this behalf to be employees whose work is inherently intermittent

اور نمبر (۴) یہ ہے کہ

14 Employees working in any establishment as watchmen caretakers and messengers

یہ بمبئی ایکٹ کی تفصیل ہے جسکی بنا پر ہمنے اپنا ایکٹ بنایا ہے ممکن ہے مدراس
ایکٹ میں واچ مین کا ذکر ہو لیکن اس میں

Employed as canvassers or caretakers intermittent workers

ان کا ذکر ہے

بات دو رہے ایمپس میں سے ایسے لوگوں کو ہی کیا گیا ہے جن کے بارے میں یہ سمجھا گیا ہے کہ یہ انٹرمٹنٹ ورکرس (Intermittent workers) ہیں ایسی صورت میں سیکشن (۱۴) کے سوا باقی سیکشنس ان لوگوں پر لاگو کرنے کے لیے جو مجوزہ ترمیم پیش ہوا ہے اس کی ضرورت نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسٹیٹ کے لوگ اس ترمیم کی ضرورت نہیں سمجھیں گے کیانواسنگ ایجنٹس اور ٹراولنگ ایجنٹس کو کمیشن ایجنٹس کی طرح معاوضہ ملتا ہے نہ انہیں تنخواہ ملتی ہے اور نہ گراسچویٹی کا بھی سوال پیدا ہوتا ہے نہ ہی یہ سیلریڈ ورکرس (Salaried workers) یا ہول ٹائم ورکرس (Whole time workers) کے لیے ہیں شاپس اینڈ اسٹابلشمنٹ ایکٹ میں کیٹاگوریز آف ورکرس (Categories of workers) کے لحاظ سے کنسیشنس (Concessions) دی جاتی ہیں اس اسٹینڈنگ بل کو پاس کرنے کا مطلب غیر ضروری اور امپراکٹیکل کنڈیشنس (Impracticable Condition) یا کنسیشنس (Concessions) دینے کی غیر ضروری ذمہ داری لینی ہے

ایک اور بات یہ ہے کہ ٹراولنگ ایجنٹس یا کینواسرس صرف کسی ایک کموڈیٹی (Commodity) کے لیے نہیں ہوتے ایک کموڈیٹی کے لئے وہ ایک کمپنی کے ایجنٹ ہوتے ہیں اور دوسری کموڈیٹی کے لیے دوسری کمپنی کے ایجنٹس ہوتے ہیں اس لحاظ سے بھی ان کے لیے گراسچویٹی کو لازمی قرار دیا جانا ضروری نہیں سمجھا جاسکتا

ان حالات میں میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس بل کی اجازت دی جائے اگر حقیقت میں کسی خاص کیٹیگوری آف سرویسز (Category of Services) کے لئے کسی قسم کی مراعات کی ضرورت ہو تو گورنمنٹ خود اس پر غور کرکے اسٹینڈنگ بل پیش کریگی میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں

شری وی ڈی دیسپانڈے : مجھے تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ کوئی کام یہاں اسلئے نہیں کیا جاتا کہ وہ آس پاس کی ریاستوں میں نہیں ہو رہا ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ اعتراض اب کہاں تک درست ہوسکتے ہیں چونکہ دوسری جگہ ابھی کوئی خبر نہیں ہے اس لیے ہمیں وہ کام کرنا ہی نہ چاہیے جو کیسا ہی اچھا کیوں نہ ہو یہ کوئی دانشمندانہ اصول نہیں ہے جبتک ایک دوسری ریاستوں میں نہیں آتا ہے اور شاید وہاں اس کے لیے ۱۰، ۱۲ سال انتظار کرنا پڑے کیا یہ سمجھکر ہماری ریاست میں اسکو نہیں لایا جائے گا ؟ اور کیا اس قسم کے قانون کو یہاں نافذ نہیں کیا جائیگا ؟ میں نے یہ بل اس لیے پیش کیا ہے کہ بروک بانڈ کمپنی اور دوسری بعض کمپنیز کے کیانواسر یہ دقت محسوس کر رہے ہیں وہ کمپنیوں کے پیڈ سرونٹس (Paid Servants) ہوتے ہیں انہیں سال کے لحاظ سے کمیشن دیا جاتا ہے انہیں ویجس (Wages) ملتی جاتی ہیں میں نے اس بل میں یہ رکھا ہے کہ ان لوگوں کو بھی ویجس ملنے چاہئیں فلاں تاریخ کے اندر یہ ویجس انہیں ملجائیں اور اگر یہ

مانی ٹورلیف (Relief) کے طور پر کچھ میژرس (Measures) رکھے گئے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ دو روپے الاؤنس کو جو رعایتیں دی گئی ہیں وہ کیا ہیں اور ٹراولنگ الاؤنس کو بھی کیوں نہ دی جانی چاہئیں ہالی ڈیز (Holidays) کی سہولت کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ تو ہفتہ میں چھ دن رہتے ہیں ان کے لئے ہالی ڈے کا کیا سوال ہے لیکن کمیشن خود ان کا پروگرام اور انہیں چھٹی ہیں کہ ان کو چاہئے کہ وہ ان کے پروگرام میں ہالی ڈیز کو ملحوظ رکھیں میں نے یہ بھی مانگ کی ہے کہ انہیں گریجویٹی دلانی چاہئے دن میں ۶ ۸ گھنٹے کام کرنے کی جو شرط ہے میں نے یہی اس بل کو پیش کرتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا لیکن اس بل کی مخالفت میں جو گورنمنٹ کی جانب سے وہ میری سمجھ میں نہیں آتا اگر گورنمنٹ کا یہی ایٹیٹیوڈ (Attitude) رہے تو کسی مسئلہ پر سوچنا مشکل ہو جائیگا ہمارے دلائل صد فیصد درست ہونے کے باوجود بھی ان پر غور نہیں کیا جاتا وقت دینے میں بھی کوئی دقت نہیں ہے کیونکہ کو بھی آدھ گھنٹے کی لنچ سے ہی رکھا گیا ہے اس سے کسی قسم کی پیچیدگی بھی پیدا نہیں ہوتی یہ بل شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹس ورکرز یونین (Shops and Establishments Workers Union) کی جانب سے ایسی اپیل کی گئی ہے جس کی بنا پر میں اس بل کو پیش کر رہا ہوں یہ بات نہیں کہ جس بات پر اسکو پیش کیا گیا ہے بلکہ دفعہ بہ دفعہ بحث کی گئی اس لئے میں نے [illegible] لانا مناسب سمجھا لیکن مجھے افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اور پارٹی کی طرف سے کوئی ممبر آتے تو اسکی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں یہی اسکی مینٹالیٹی (Mentality) ہے اگر اس طرح کا عمل رہے تو اپوزیشن کسی قسم کی کنسٹرکشن (Construction) تجویز پیش نہیں کرسکیگا گورنمنٹ کوشش تو اس بات کی کرتی ہے کہ جو پیدا ہوتے ہی ہیں انہیں ختم کردیا جائے جیسا کہ انگریزی میں (Nip in the bud) کہا جاتا ہے اسی طرح آپ فسٹ ریڈنگ سے پہلے ہی اس کو ختم کردینا چاہتے ہیں آپ یہ بھی نہیں چاہتے کہ ہاؤس اس پر غور کرے یہ آپ کی پالیسی معلوم ہوتی ہے جو سہولتیں مانگی گئی ہیں وہ ایسی نہیں ہیں کہ نا ممکن ہوں لیکن اس کے باوجود اسکی مخالفت کرنا کوئی کنسٹرکٹیو ایٹیٹیوڈ (Constructive Attitude) نہیں ہے آپ جیسے ہو کہا کرتے ہیں کہ اپوزیشن پارٹی اس طرح رہکر ہمیشہ اوپوز (oppose) کیا کرتی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج خود ہی اپوز کرنے کی پالیسی اوپر طرف آگئی ہے جس کی وجہ سے آپ اس کی اجازت دینا نہیں چاہتے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری جانب سے بھی آپ کو کچھ مشورے ملیں اور کچھ کنسٹرکٹو سجیشنس (Constructive suggestions) ملیں تو آپ کو ایسی صورت میں ہمارے بلس کی اجازت دینی چاہئے اپوزیشن کی جانب سے اگر کوئی ایسی تجویز پیش کی جائے جو رولنگ پارٹی کے جو کچھ میں [illegible] سکتی ہے تو اسکو لانے کی اجازت بھی چاہئے لیکن موجودہ صورت میں گورنمنٹ کا رویہ ان ہیلپفل (Unhelpful) ان سمپیتھیٹک (Unsympathetic) اور ان ڈیموکریٹک (Undemocratic)

ہے میں آنریبل چیف منسٹر سے اپیل کروں گا کہ کم از کم اس بل کی انٹروڈیوس کرنے کی اجازت کے لیے راضی ہو جائیں اور ہاؤس سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس بل کو انٹروڈیوس کرنے کی اجازت دے

Mr Speaker The question is

That leave to introduce the Hyderabad Shops and Establishments (Amendment) Bill 1958 be granted

The motion was negatived

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir I would press for a division and request that names be noted

The House then divided

Mr Speaker Nobody shall enter the House now

(After this Shri Varakantam Gopal Reddy entered the House and took his seat)

شری پٹلم واسدیو آنریبل ممبر جو ہاؤس میں ابھی آئے ہیں انہیں باہر جانے کے لیے کہا جائے

مسٹر اسپیکر اگر کوئی آنریبل ممبر اس وقت ہاؤس میں داخل ہوئے ہوں تو وہ مہربانی کر کے باہر چلے جائیں

Shri Varakantam Gopal Reddy left the House

Shri L K Shroff Mr Speaker Sir I would like to draw your attention to Rule 50 (1) (h)

When the Division Clerks have brought the Division Lists to the Secretary's table a member who has not up to that time recorded his vote but who then wishes to have his vote recorded may do so with the permission of the Speaker

Voting is not yet over now

Mr Speaker I said that nobody should come into the House after the ringing of the Bell was stopped Voting may not be over but the Member has to be in the House before the stopping of the Bell (

AYES

1 Abdul Rahman, Shri
2 Anant Ram Rao, Shri
3 Ananth Ramchandra Reddy, Shri
4 Andappa, Shri
5 Ank rl Rao, Shri Venkat Rao
6 Arutla Kamala Devi, Shrimati
7 Arutla Laxmana simha Reddy, Shri
8 Baddam Malla Reddy, Shri
9 Bapuji, Shri Man Singh
10 Bommagani Dharma Bhikshum, Shri
11 Boralkar, Shri Bhagwan Rao Gopal Rao
12 Buchiah, Shri M
13 Butti Rajaram, Shri
14 Chander Rao, Shri B M
15 Daji Shankar Rao, Shri
16 Deshmukh, Shri B D
17 Deshmukh, Shri Ranga Rao
18 Deshmukh, Shri Vaman Rao Rama Rao
19 Deshpande, Shri V D
20 Gangaram, Shri
21 Gavane, Shri Annaji Rao
22 Gopal Rao, Shri
23 Gopidi Ganga Reddy, Shri
24 Hanumantha Rao, Shri G
25 Hiremath, Shri K R
26 Jadhav, Shri Shai R Bikaji
27 Jagannath Anand Rao, Shri
28 Juvvadi Damodar Rao, Shri
29 Kankanti Srinivas Rao, Shri
30 Katta Ram Reddy, Shri
31 Krishnayya, Shri
32 I [illegible] Shri
33 Mahadevamma, Shrimati Basava Gowd
34 Maqdoom Mohiuddin, Shri
35 Mungunta Konda Reddy, Shri
36 Narayana, Shri
37 Narayan Reddy, Shri K V
38 Narasimha Rao, Shri T K
39 Mallikar, Shri Madhav Rao Deoba Shri
40 Patil, Shri Uddhava Rao Saheb Rao
41 Patil, Shri Vishwas Rao Ganpat Rao
42 Pallum Vasudev, Shri
43 Rajmall, Shri
44 Raj Reddy, Shri A
45 Ramanadham, Shri S
46 Ram Rao, Shri Dayanoba
47 Ranati Balaguru murthy, Shri
48 Sawale, Shri Madhavrao
49 Shivaram Gowd Siddramayya, Shri
50 Shripat Rao, Shri
51 Singh Reddy, Shri Venkat Reddy
52 Sooro Vishwanath Rao, Shri
53 Srinivas Rao, Shri
54 S l um h, Shri G
55 Syed Akhtar Hussain, Shri
56 Syed Hasan, Shri
57 Uppala Malsur, Shri
58 Veeraswamy, Shri K R
59 Venkataram, Shri J
60 Venkat Ram Rao, Shri K
61 Vasko Nagaial, Shri
62 Waghmare, Shri Ganpat Rao
63 Shiva Basan Gowda, Shri

NOES

1 Ambade, Shri
2 Anant Reddy, Shri
3 Appa Rao, Shri Ramsetti
4 Arige Ramaswamy, Shri
5 Ayyangowda, Shri
6 Basangowda, Shri
7 Basappa, Shri I B
8 Bindu, Shri Digambar Rao
9 Brahma Reddy, Shri B
10 Chandekar, Shri Jagannath Rao
11 Chauhan, Shri Devi Singh
12 Dwarka Prasad, Shri
13 Ekbote, Shri Gopal Rao
14 Gadhe, Shri Bhagwant Rao Gambhir Rao
15 Gaikwad, Shri Govind Rao Koroji
16 Ganamukhi, Shri Annu Rao
17 Gandhi, Shri Phool Chand
18 Gargula Bhoomayya, Shri
19 Ganjve, Shri Bhagwan Rao
20 Gautam, Shri M B
21 Gonesekar, Shri Madhav Rao Venkatrao
22 Gokaramalingam, Shri
23 Hanumantha Rao, Shri P
24 Jaywanth Rao, Shri Dyaneshwar Rao
25 Joshi, Shri Venkat Rajeshwar
26 Kamble, Shri Dhondi Raj Ganpat Rao
27 Kamble, Shri L Ishram Dashrath
28 Kamtikar, Shri Murlidhar Srinivas Rao
29 Kashiram, Shri
30 Kalangu Keshava Reddy, Shri
31 Koli Mallappa, Shri
32 Konda Laxman, Shri Bapuji
33 Koratkar, Shri Vinayak Rao Vidyalankar
34 Kotecha, Shri Ratanlal
35 Limbaji Makiaji, Shri
36 Masooma Begum, Shrimati
37 Mohammed Ali, Shri
38 Mohammed Dawar Hussain, Shri
39 M ey, Shri Govind Rao Narsing Rao
40 Malyal Rao, Shri J B
41 Narayan Rao, Shri Narsing Rao
42 Narendra, Shri
43 Nawandar, Shri Ramgopal Ram Kishan
44 Nowasekar, Shri Shripat Rao Laxman Rao
45 Ninno, Shri Kalyan Rao
46 Pahade, Shri Manikchand Kewal Chand
47 Pathak, Shri Nago Rao Vishwanath Rao
48 Patil, Shri Rakhmaji Dhondiba
49 Patil, Shri Virendra

50 Rajalingam Shri M S
51 Ramachar Shri G
52 Ramakrishna Rao Shri B
53 Ramalingaswami Shri Mahalinga swami
54 Rama Rao Shri
55 Rama Rao Shri B [illegible]lakrishna Rao
56 Ramaswamy Shri D
57 Ranga Reddy Shri K V
58 Rudrappa Shri S
59 Sangam Laxmi Bai, Shrimati
60 Sa[illegible] Shri S I
61 Shafiuddin Shri
62 Shahjahan, Begum Shrimati

The motion was negatived

63 Shankar Deo Shri
64 Shrihari Shri
65 Shroff Shri [illegible] K
66 S[illegible]varam Pratap Reddy Sh
67 Syed Mohammed M[illegible] Shri
68 Venkat Ram Rao Shri K (Peddamu[illegible]gal)
69 V[illegible]upakshapp[illegible] Shri
70 Vithal Reddy Shri C
71 W[illegible]ghm[illegible] Shrimati Ash[illegible]tai
72 Waghm[illegible] Shri Sh[illegible]sh Rao M
73 Yesolkar Shri C[illegible] Y
74 Deo Shri Gopal [illegible]ashtri S

The House then adjourned for recess till Six of the Clock

The House reassembled after recess at Six of the Clock

(MR SPEAKER IN THE CHAIR)

Shri M Buchaiah I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill 1958

مسٹر اسپیکر سر میں نے جو [illegible] آبکاری کی دفعہ (۳۴) میں پیش کی ہے جو
بہت معمولی اور چھوٹی سی ترمیم ہے میں امید کرتا ہوں کہ [illegible] ترمیم بلا کسی اعتراض
کے قبول کرلی جائے گی اس لیے اس ترمیم کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اس قانون
کی وجہ [illegible] گی میں وہ غریب طبقہ جو کہ لاکھوں اور اس پیشے والا ہے اور [illegible] نیشنل انکم
(National income) میں ۱/۳ حصہ اپنی محنت سے جمع کرتا ہے
اور رات دن محنت کرتا ہے بدقسمتی سے [illegible] حال ہے اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے
اس قانون میں کسی قسم کی گنجائش نہیں ہے قانون آبکاری [illegible] کھٹرا قانون ہے
کسی [illegible] کی دوکان کا ہراج کرتے وقت [illegible] رقموں کی تعداد بتائی جاتی ہے
قانون کے تحت [illegible] رولس بنائے ہیں اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ [illegible] درخت
ہوں [illegible] صورت میں اوس [illegible] کا دار [illegible] رقم وصول کی جا سکتی
تاڑی نکالنے والے [illegible] کرنے والے اس [illegible] کے لیے تیار [illegible]
ہیں کہ وہ بھاری رقم [illegible] میں کسی مشکل [illegible] کر [illegible] درخت کی تعداد
بتائی جاتی ہے [illegible] کس طرح سے رقم ادا کی جا سکتی ہے
اسی لیے میں کہتا ہوں کہ آبکاری کا [illegible] قانون کھٹرا قانون ہے اور میں کلالوں کی
بہبودی کے لیے کسی قسم کی گنجائش نہیں ہے اور نہ تراشنے والوں کا اس میں کوئی
فائدہ ہے معاملات آبکاری [illegible] پر ہراج کیے جاتے ہیں ہراج میں دو طریقے
اختیار کئے جاتے ہیں ایک تو یہ کہ کھلی بولی لی جاتی ہے اور دوسرے یہ کہ ٹنڈرس
(Tenders) منگائے جاتے ہیں ٹنڈرس لینے میں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ
کس نے کتنے کا سوال کیا ہے اور کسی رقم درج کی ہے دوسرے یہ کہ وہ شخص جو

۱

مالدار ہے اس میں حصہ لے سکتا ہے اور اوسی کو معاملات چلانے کے لئے صداقت نامہ بہ بری بھی مل سکتا ہے مگر حکومت اور اس ہاؤس کے آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ وہ مستاجر جو معاملات حاصل کرتا ہے خود اپنے میں یا پیچھے میں حصہ نہیں لیتا بلکہ دوسروں کے سپرد کرتا ہے البتہ فائدے میں اس کا ضرور حصہ ہوتا ہے ان حالات میں میں کہوں گا کہ تراسنے والے اور بھی بیچنے والوں کے ساتھ حکومت نے جب نا انصافی کی ہے دوسری نا انصافی یہ ہے کہ اگر کسی مستاجر کے ذمہ بقایا ہو جاتا وہ کسی وجہ سے چلا آرہا ہو اور مستاجر یہ بیان کردے کہ یہ بقایا ان لوگوں کی وجہ سے چلا آرہا ہے جو ایسے ہیں اور سیندھی بیچتے ہیں یعنی ذیلی مستاجرین کے طور پر کام کرتے ہیں تو حکومت اس دفعہ کے تحت قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر ان غریبوں کی مال و جائداد ضبط کرتی ہے اور اس طرح کے برا کروں سے رقم وصول کرنے میں غریب ذیلی مستاجرین کو ستایا جاتا ہے ایسے واقعات ورنگل کریم نگر اور نلگنڈہ میں ہوئے ہیں اور غریب لوگ ان باتوں کا شکار ہو گئے ہیں اور ایسے کیسا کیس ہیں جو کروڑ ہی ہیں اولدے حکم سے یہ مد لیکر تراسنے والے غریبوں کے مکان بیل بکری وغیرہ ہراج کراتا ہے اس طرح غریب تراسنے والے پریشان ہیں یہ واقعات میں نے ڈپٹی منسٹر آنریبل [illegible] منسٹر کے علم میں لائے ہیں میں نے ان کے پاس اس قسم کے ایک دو کیسس کا ریپرزنٹیشن (Representation) بھی کیا ہے مثال کے طور پر میں کہوں گا کہ حیدرآباد و سکندرآباد کے مستاجر بجی لال یدرو کا ہیں انہوں نے معاملات آبکاری خود حاصل کرکے کلالوں کو تقسیم کئے ہیں ان دکان داروں سے جو پیسہ وصول طلب ہے وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ یا پندرہ دن میں ایک مرتبہ وصول کرتے ہیں لیکن خود سرکاری رقم بلا لحاظ مدت و بلا لحاظ قانون بقایا رکھے ہیں حالانکہ ان غریب تراسنے والوں اور دکان داروں پر ایک حبہ بھی بقایا رہنے نہیں دیتے گورنمنٹ کی جو رقم ان پر بقایا رہی ہے وہ سال دو سال کے بعد یہ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں فلاں دکاندار اور فلاں فلاں تراسنے والے کے یہ اپنی رقوم ادا نہیں اس گورنمنٹ ان غریبوں کی جائداد ضبط کرلیتی ہے اور وہ رقم ان سے وصول کی جاتی ہے اسی طرح ڈی ایالیہ نے سنہ ۶۱ ۶۲ ف میں معاملات آبکاری حاصل کئے ہیں ان کے ذمہ چار لاکھ ۸۲ ہزار کا بقایا ہے انہوں نے منسٹر صاحب کے پاس درخواست پیش کی کہ فلاں فلاں ذیلی مستاجرین بقایا رکھنے کی وجہ سے وہ گورنمنٹ کا بقایا ادا نہیں کرسکے اس پر منسٹر صاحب نے حکم جاری کیا کہ ایسے ذیلی مستاجرین کی جائداد ضبط کرکے رقم وصول کی جائے نتیجہ یہ ہوا کہ ضبطی جائداد کے احکام جاری ہوگئے ہیں وہ غریب میرے پاس آئے میں نے انہیں مہتمم صاحب آبکاری کے پاس لے گیا حسابات طلب کئے جس میں نے حسابات کی جانچ کی تو معلوم ہوا کہ ۸۲ ہزار روپئے جو اتالہ صاحب کے نام باقی ہیں وہ اس غریب سے وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے حیدرآباد و سکندرآباد کے کلالوں کے ساتھ جو کچھ نہ کچھ پڑھا لکھا جانتے ہیں گورنمنٹ کا یہ سلوک ہے تو دیہات کے غیر تعلیم یافتہ کلالوں اور ایسے لوگوں کے ساتھ جو اکنامیکلی (Economically) او سوشیلی (Socially)

بیاک ورڈ کلاسز (Backward Classes) میں شامل ہیں گورنمنٹ کا کیا سلوک ان کا ادا کیا جا رہا ہے۔ کیا ایسے غیر تعلیم یافتہ لوگوں سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے حساب کتاب ... ایک طرف ... کبھی ... ہے کہ ایسے گرے ہوئے طبقے کے لیے اپنے کلارک اور دراسے والوں کے لیے جس کی الف گری ... ہی ہے حکومت نے ایک لاکھ ( ) ہزار کی گرانٹ کبھی ہے میں کہہ سکتا ہوں ان کے لیے یہ نا کافی ہے۔ اگر ایک کروڑ روپیہ بھی ان کے لیے رکھا جائے ... کم ہے ... کیونکہ یہ طبقہ بہت گری ہوئی حالت میں ہے ان کو کھانے کے لیے کھانا نہیں ہے ... کے لیے ... ہے اور پہننے کے لیے کپڑا نہیں ہے اور دوسری طرف یہ وہ طبقہ ہے ... جو ... کے سب میں (۹) کروڑ روپیہ جمع کرتا ہے۔ ایسے طبقہ کے لیے

Mr Speaker The statement shall be brief

Shri M Buchiah Sir unless I impress upon the House the importance of this Bill I am afraid this may also have the same fate as the previous ones (Laughter) I should say that this contains the important matters that affect the ordinary tapper

ان طبقوں کے فلاح و بہبود کے لیے جو ابھی محنت کرتے ہیں اور نو کروڑ روپیہ گورنمنٹ کی ٹریژری میں جمع کرتے ہیں اور جو حکومت کا ساتھ دیتے ہیں حکومت تیار نہیں ہے میں سمجھونگا کہ حکومت کی یہ غیر ذمہ دارانہ پالیسی ہے گورنمنٹ کا سلوک ایک سوتیلی (Stepmotherly) ہے افسوس کی بات ہے یہ لوگ جن کی تعداد (۱) لاکھ سے زیادہ ہے اگر سب کے سب ہڑتال کریں اور یہ کہیں کہ ہم اتنی بڑی بھاری رقم نیشن بلڈنگ (Nation building) کے لیے

مسٹر فار اکسائز، فاریسٹس اینڈ کسٹمس (شری رنگا ریڈی) جو تقریر ہو رہی ہے اوس کا امنڈمنٹ سے کوئی تعلق نہیں یہ پبلک پلاٹ فارم کی تقریر معلوم ہو رہی ہے

مسٹر بی ایم بچیا میں جو کہہ رہا ہوں وہ امنڈمنٹ سے ہی تعلق رکھتا ہے میرے امنڈمنٹ کا تعلق مساجر سے یا دیگر مساجرین سے نہیں ہے بلکہ یہ عیب دکانداروں سے ہے میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس کے لیے کوئی تدبیر نہ کی گئی تو پچھتانا پڑیگا اس لیے میں ہاؤس سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ غریب طبقہ کے لیے اوس دن کے آنے کا موقع نہ دیا جائے

اب میں وہ دفعہ اور ترمیم پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں دفعہ (۲۳) یہ ہے

محصول آبکاری رقم تعہد یا اور رقم جو سرکار عالی کو واجب الوصول ہو دینہ دار اصلی یا اوس کے ضامن سے یا بہ صورت مذکر دفعہ (۲) وہ رقم جو تعہد دار ماجر کو

واجب الوصول ہو اس کے ٹھیکیداروں یا ماتحت کے کامداروں سے مثل مالیہ یا زر مالگزاری وصول کی جاسکے گی

(۲) ٹھیکیدار اپنے ٹھیکیداروں سے رقم واجب الادا اندروں ایک سال مثل مالیہ زر مالگزاری بہ توسط تعلقدار وصول کرا سکے گا

میں نے اس دفعہ میں جو ترمیم پیش کی ہے اس کے تحت مستاجرین یا ان کے ٹھیکیداروں سے واجب الوصول رقم جو حکومت کو وصول طلب ہو برابر وصول ہوسکتی ہے ابھی بھی نہیں بلکہ بلا مروت اور بلا رورعایت ان مستاجرین سے جو بڑی بڑی رقمیں ادا کرسکتے ہیں اور جن کا راست تعلق گورنمنٹ سے ہوتا ہے ان سے یہ رقم وصول کی جاسکتی ہے لیکن جو ماتحت دوکاندار ہوتے ہیں وہ ایسے ہوتے ہیں جن کا گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ ان کا تعلق مستاجرین سے ہوتا ہے لیکن اس میں بھی کنٹراکٹرس جو فائدہ اٹھاتے ہیں ان میں ان دوکانداروں کا کوئی حصہ نہیں ہوتا البتہ کنٹراکٹرس کا راست تعلق حکومت سے ہوتا ہے حکومت کو چاہیے کہ ٹھیکے کی رقم انہی کنٹراکٹر سے جو معاملہ لیتا ہے وصول کرے نہ کہ غریب ذیلی مستاجرین سے ایسے آدمی سے جس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا نہ کوئی کنٹراکٹ حکومت سے کرتا ہے اور نہ مستاجرین یا کنٹراکٹرس کو اس کے نام کو رقم باقی ہے ان سے یا رقم کا مطالبہ درست نہیں ہے چنانچہ اسی وجہ سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے اس لیے میں ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میری اس ترمیم کو قبول کرے اگر میری ترمیم قبول کرلی جائے گی تو گویا ہم غریبوں کے ساتھ انصاف کرسکیں گے

श्री माणिकचंद पहाडे (फुलंब्री)

स्पीकर सर मैं अिस तरमीम की मुखालिफत करूंगा जिसकी वजह यह है कि जो दूकानदार और कांट्रेक्टर (Contractor) से वसूल किया जाय अैसाही लिखा है अुसमें से छोटी दूकानदारों को निकालने के लिये यह तरमीम लायी गयी है लेकिन कानून का तो यह अुसूल है कि जो जो कांट्रेक्ट लेते हैं और अुससे फायदा अुठाता है अुन सब पर यह रकम देने की जिम्मेदारी पडती है कांट्रेक्टस छोटी दूकानदारों को काम देते हैं और ये छोटी दूकानदार यदि अपनी रकम अदा न करे तो अुसकी जिम्मेदारी कांट्रेक्टर पर आकर पडती है अेक जो बडा कांट्राक्टर रहता है वह अेकाअेक बहुत बडा कांट्रेक्ट लेता है और अुसमें हिस्से बनाकर ४ ४ तक छोटी दूकानदारों में वह कांट्रेक्ट देता है और ये छोटी दूकानदार अपना अपना रकबा देते हैं और यदि अुसका नाम अिस लिस्ट में न रहा तो फिर गव्हर्नमेंट को रकम वसूल करने में बडी परेशानी होगी और गव्हर्नमेंट को कोर्ट में जाकर दावा करने का मसला पैदा होगा और वह अेक नयी झंझट आयेगी ऑनरेबल मेंबरने अपनी तरमीम पर भाषण करते हुअे कहा कि ये जो छोटी दूकानदार लोग होते हैं वे बहुत गरीब होते हैं अनपढ होते हैं, अुनको हिसाब नहीं समझता है कितनी रकम अपने को अदा करनी है यह वे नहीं समझते और अुनसे ज्यादा रकम वसूल की जाती है मैं कहना चाहता हूं कि यह बात सही नहीं है परन्तु तराजूवाले लोग और जिनमें फरक होता है ये छोटी दूकानदार अच्छे व्यापारी होते हैं और काफी समझदार भी होते हैं

अपना व्यापार और तिजारत करना अच्छी तरह जानते हैं हिसाब वगैरह भी अच्छी तरह जानते हैं ये लोग जब आकर अपनी रकम अदा करते हैं तो हिसाब बराबर करते हैं अितनाही नहीं बल्कि रसीद भी मांगते हैं जब ये लोग अिससे फायदा अुठाते हैं तो रकम अदा करने की जिम्मेवारी भी अुन्हीं पर पड़ती है अब कान्ट्रैक्टरों के साथ साथ जेगी दूकानदारों पर भी जिम्मेवारी आयद होती है जब अेक बड़े बड़े कान्ट्रैक्टर के पास बहुत बड़ा कान्ट्रैक्ट होता है तो वह असे कभी छोटे छोटे जली दूकानदारों के बीच बांटता है अगर ये जली दूकानदार अपनी अपनी रकम का हिस्सा अुसे अदा न करें तो फिर वह पूरी रकम सरकार को कैसे अदा कर सकता है ? असी हालत में कान्ट्रैक्टर काम करने के लिये तैयार नहीं होगा और यदि अैसा हुआ तो फिर गवर्नमेंट की आमदनी बहुत कम हो जायेगी जिससे तो गवर्नमेंट को कोअी ९४ लाख रुपये मिलते हैं अिसलिये यह जो गुजारिश की जा रही है कि जली दूकानदारों को अिसमें से निकाल दिया जाय वह सही नहीं है यह रकम बराबर वसूल नहीं हुअी तो फिर अदालत में जाना पड़ता है और फिर डिक्रिया आदि निकालनी पड़ती है अिसमें तो बहुत वक्त जाया होता है फिर ये जो बड़े कान्ट्रैक्टस होते हैं अुनका जायजा भी जली दूकानदारों की अपेक्षा ज्यादा होता है जली दूकानदारों का कम होता है और यदि अेकाध वक्त में सारी रकम वसूल करने की जिम्मेदारी लेता है तो अैसे तो सरकार को पूरी रकम देनी ही होगी यदि अकाध से रकम वसूल नहीं हुअी तो वह वसूल करने में सरकार को अुसकी मदद करनी ही चाहिये अिसलिये जली दूकानदारोंको वह नहीं निकाल सकती है गवर्नमेंट अितनाही कर सकती है कि जो बड़े कान्ट्रैक्टस हैं अुनका जो जायजा होता है अुसकी रकम अुनके हिस्से की वे सीधे गवर्नमेंट के पास जमा कर सकते हैं और वह जमा हुअी रकम गवर्नमेंट अुस कान्ट्रैक्टर के नाम जमा कर सकती है जिससे यह होगा कि बड़े बड़े कान्ट्रैक्टस और जली दूकानदारों के संबंध नहीं आयेंगे

वरंगल नलगोंडा करीमनगर आदि जगहों पर तो लोगों ने यह मुव्हमेंट (Movement) शुरू कर दिया है कि जली दूकानदार अपनी रकम ही अदा न करें अिसमें होगा क्या कि कान्ट्रैक्टस मुश्किल में पड़ेंगे और वे कान्ट्रैक्ट लेने के लिये तैयार नहीं होंगे और वे अपनी पूरी रकम अदा नहीं कर सकते हैं यह जो रकम है वह गवर्नमेंट की है और वह तो समयपर वसूल होनी ही चाहिये जली दूकानदार यदि रकम अदा नहीं करते हैं तो कान्ट्रैक्टस कहां से रकम अदा करेंगे ? अिसलिये पूरी रकम की वसूली के लिये यह जरूरी है कि जली दूकानदारों का नाम भी अिस लिस्ट में कान्ट्रैक्टरों के साथ होना चाहिये यह जो बताया जा रहा है कि जेली दूकानदारों को अिसमें से निकालने से गरीबों का फायदा होगा लेकिन अिससे फायदा तो नहीं बल्कि अुल्टा नुकसान होगा

अगर रकम वसूल न हुअी तो गवर्नमेंट को अदालत में जाना पड़ेगा और गवर्नमेंट वहां कहेगी कि अिस जली दूकानदार ने कान्ट्रैक्ट किया था और रकम अदा नहीं की तो अुसको अदालत में यह साबित करना होगा कि मैंने दूकान ही नहीं की है अिन सब बातों से बेहतर तो यही होगा कि वह सारी रकम अदा करके अपनी जिम्मेवारी पूरी करे अिस तरमीम से गरीबों का कोअी फायदा नहीं होने वाला है अिसलिये यह वजू नहीं करनी चाहिये अितना कहते हुये मैं अपनी तकरीर खत्म करता हूं

شری ام محا [illegible]: اس طرف کے ایک آنریبل ممبر نے یہ ریمارک کیا ہے کہ مسئلہ یہ ہے جو رقم وصول طلب ہوتی ہے وہ حاصل کرنے کا ٹھیک [illegible] ہوں۔ میں کہونگا کہ [illegible] ہے۔ گورنمنٹ کا کہنا ہے وہ غلط نہیں ہیں۔ میں نے یہ ایسا نہیں کہا۔ میں نے یہ کہا کہ جو منسٹر صاحب حکومت سے [illegible] کرتا ہے اس سے کمتر کچھ حاصل کرتا ہے وہ کو خود حکومت کے پاس جانا اور ہونا چاہیے اور اوس سے رقم بلا کسی لحاظ بلا کسی رحم اور سہولت کے وصول کی جانی چاہیے۔ آج کل تو یہ ہو رہا ہے کہ [illegible] مال گزر جاتے ہیں لیکن رقم وصول نہیں ہوتی۔ کروڑہا روپیہ کا [illegible] اون بڑے بڑے تاجروں کے نام باقی ہے۔ میرا تو کہنا ہے کہ اونہیں ایک بھی موقع نہ دیا جانا چاہیے۔ میں اس خیال سے متفق ہوں۔ میں [illegible] ہوں کہ ملک اور گورنمنٹ کا پیسہ جو [illegible] بلڈنگ (Nation building) اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام آسکتا ہے وہ ان لوگوں کے پاس بلا وجہ رکا رہنا چاہیے۔ وہ لوگ بڑے دھن وان (धनवान) اور روپیہ والے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ایسی رقومات جو [illegible] روک رکھے ہیں ان لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ کی جانی چاہیے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی ادب جاہتا ہوں کہ [illegible] کا دار [illegible] جو [illegible] تاجروں کے ساتھ جانگی طریقہ پر معاہدہ کرتے ہیں وہ [illegible] تاجروں اور کسٹم [illegible] کے نام جو رقم باقی ہے وصول کرنا درست نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی کہتا ہے کہ مسافر اور دیلی مسافروں اگر [illegible] نہیں کرتے ہیں تو [illegible] اور [illegible] مالوں کے [illegible] کہ دیگر [illegible] کے بارے میں ہوا کرتا ہے [illegible] رقم وصول کی جاسکتی ہے لیکن گورنمنٹ مسافروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے بلا وجہ محروی کرتی ہے۔ وہ رقم [illegible] مالوں کے [illegible] وصول کی جاسکتی ہے۔ دوسری [illegible] یہ ہے کہ جانگی [illegible] دکانداروں سے زر آبکاری کو حکومت زرمالگزاری کی طرح وصول کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ رقم اون اصل مسافروں سے وصول کی جانی چاہیے۔ حکومت کو چاہیے کہ [illegible] دکانداروں کی سہایتا (सहायता) کرنے کی طرف بھی توجہ دے۔ رقم جو وصول طلب ہوتی ہے وہ [illegible] کنٹراکٹرس سے وصول کی جانی چاہیے۔ جس طرح حکومت کنٹراکٹرس کی طرف داری کرتی ہے اسی طرح ان غریب [illegible] دکانداروں کی طرفداری بھی کرنی چاہیے۔ آپ کب تک کنٹراکٹرس کے ساتھ مروت کرتے رہینگے؟ کیا آپ ایسی کوئی مثال دے سکتے ہیں جس میں ان غریب [illegible] دکانداروں کے لیے بھی رعایت رکھی گئی ہو؟ کیا [illegible] صاحب کے پاس اون کے ڈپارٹمنٹ میں ایسی کوئی مثال ہے؟ جہاں تک میرا خیال ہے ایسی سہولتیں ان غریبوں کے لیے نہیں دی گئیں بلکہ اس کے برعکس یہ کہا جاتا ہے کہ اگر کنٹراکٹرس کو سہولتیں نہ دی جائیں تو رقم وصول کرنا مشکل ہو جائیگا۔ میں کہونگا کہ یہ غلط ہے۔ جو مسافر آپ کا معاملہ لیتے ہیں وہ ضمانت یا یہ سیکورٹی بھی پیش کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ کی رقم کہیں نہیں جاسکتی۔ آپ اون کی جائداد ضبط کرسکتے ہیں۔ اون کی ملکیت وغیرہ سے رقم حاصل کی جاسکتی ہے۔ لیکن آپ ایسا نہیں کرتے بلکہ

مسافر جس عرصہ ادا ہی کی ساتھ ہی کرائے اون سے رقم وصول کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ ان مجرموں کے اس نہ رہنے کے لیے مجبوری ہوتی ہے نہ کھانے کے لیے کھانا ہے عرصہ آسودہ سے رقم وصول کرنے کے لیے تعلقداروں کو اختیارات دیے جاتے ہیں یہ حکومت کی پالیسی ہے اس سلسلہ میں یہ کہا گیا کہ چونکہ اضلاع نلگنڈہ کریم نگر اور ورنگل وغیرہ میں کچھ ایسے واقعات ہو رہے ہیں جنکی وجہ سے ایسا کرنا ضروری ہے لیکن میں کہونگا کہ اضلاع کے واقعات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا وہ ایک جگہ رہتے ہیں اور یہ ایک جگہ رہتے ہیں اون واقعات کو اس میں شامل کرنے کی کوشش یہ ذہنی یہ حقیقی واقعات ہیں لوگ اضلاع سے آئے ہیں اور جان اپنے مرضی سے کرتے ہیں لیکن اون کی مسودہ نہیں ہوتی ایسا کہتے ہوئے میں ہاوس سے اپیل کرونگا کہ وہ مری اس رقم کو قبول کرلے

Mr Speaker The question is

That leave to introduce the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill 1958 be granted

Shri M Buchiah The motion was negatived I demand a division

The House divided

Ayes 48 Noes 76

The motion was negatived

Mr Speaker Let us now proceed to the next item First Reading of L A Bill No XV of 1952 the Hyderabad Security Measures (Repealing) Bill 1952 introduced by Shri V D Deshpande

The hon Member was practically at the close of his speech last time How much time does he like to take now ?

Shri V D Deshpande 15 minutes Sir

Mr Speaker It is in the interest of the hon Member himself that speeches should be as short as possible otherwise the whole of non official business cannot be transacted

श्री व्ही डी देशपांडे

अध्यक्ष महाराज मी जे हे बिल सभागृहापुढे मांडले होते त्यावर मागच्या सेशन मध्ये बरीच चर्चा झालेली आहे पण मध्ये बराच काळ गेल्यामुळे थोडसे ताजे करण्याकरिता किंवा त्यावर जी चर्चा झालेली आहे ती समजण्याकरिता मी माझे मुद्दे थोडक्यात सभागृहापुढे ठेवीत आहे

Shri L K Shroff Mr Speaker Sir we can t follow the hon member s speech

श्री व्ही डी देशपांडे पहिली गोष्ट सभागृहापुढे आणावयाची आहे ती ही की हा जो कायद्याचा समूह आपल्या सरकारने पास केला आणि ज्याला आज लोकांचे प्रतिनिधी म्हणविणारे सरकार कायम ठवीत आहे हा अितिहासच लोकशाही विरोधी आहे या कायद्याचे जे नाव आहे तेच मुळी असे आहे की ?

SECURITY MEASURES REPEALING BILL

हे बिल जे ठवले आहे मुळ जो कायदा आहे त्यात मेजर्स (Measures) हा शब्द वापरला आहे वरेच कायदे अशा ठिकाणी आणले आहेत मला असे स्पष्ट म्हणावयाचे आहे की युद्धाच्या काळात कायदा वापरले जात होते तसाच कायदा ह्या सरकारने मंजूर केला आहे आणि हा कायदा युद्धा त्यापैकीच अेक आहे असे मेजर्स ह्या शब्दावरून दिसते अुदाहरणार्थ अेखादे गाव किंवा अेखादी जागा सोडून जाता येवू नये अशा प्रकारच्या गोष्टींचा समावेश या कायद्यात आहे या वेळी मला १९३९ सालची आठवण होते जेव्हा मी औरंगाबाद जेल मध्ये होतो तसेच १९४५ साली जेव्हा लेव्ही विरुद्ध चळवळ करता असे म्हणून मला नांदेड मध्ये स्थानबद्ध करण्यात आले होते तेव्हाचा काळ मला चांगला आठवतो निझामाविरुद्ध आम्ही जसे युद्ध चालविले होते तसेच आजच्या सरकारविरुद्ध चालविले आहेत अशी आजच्या सरकारला भिती वाटत असावी परंतु मला हे सांगावयाचे आहे की तशा प्रकारची आज परिस्थिती नाही युद्धकाळातील कायदे आजचे सरकार जेव्हा चालू ठेवीत आहे तेव्हा असे म्हणावे लागते की आजच्या सरकारने जनतेविरुद्ध युद्ध पुकारले आहे की काय ? अशा प्रकारच्या कायद्याला सरकार ठवीत आहे तेव्हा मला असे म्हणावयाचे आहे की आता तशी परिस्थिती राहिली नाही ज्या कायद्यामुळे अशा व्यक्तीला स्थानबद्ध करता येते सामुदायिक दंड बसविता येतो सामुदायिक वाङ्मय जप्त करता येते किंवा अशा व्यक्तीला वारंटाशिवाय चालान करता येते असा कायद्याची आज काहीही आवश्यकता राहिली नाही हे कायदे युद्धकाळातील आहेत यापूर्वी जो भारत संरक्षक कायदा होता आणि अितर युद्धकाळातील कायदे होते त्याचाच नातू म्हणा किंवा मुलगा म्हणा किंवा आपल्याला काय वाटेल ते म्हणा आजचा कायदा आहे म्हणून मला हे निश्चितच आहे की ते कायदे या कायद्याचे आज पिता बापच होते तुम्ही जर असे म्हणता की ब्रिटीश साम्राज्यशाहि हिंदुस्थानातून पूर्णपणे नाहीशी झालेली आहे तर आज अशा प्रकारचे कायदे आजच्या लोकशाहीच्या चळवळीच्या काळात किंवा लोकराज्याच्या काळात ठवणे कितपत योग्य आहे ? असे मला मोठ्या आग्रहाने माननीय गृहमंत्र्यांना सांगावयाचे आहे

दुसरा मुद्दा जो मला मांडावयाचा आहे तो असा की असे सांगण्यात आले आहे की हा कायदा कम्युनिस्टांची तेलंगणात जी चळवळ होती तिला आटोक्यात आणण्यासाठी अमलात आणावा लागला या पूर्वीच सभागृहापुढे मी स्पष्ट केले होते की तेथील चळवळ आम्ही परत घेतली आहे हा कायदा जो लागू करण्यात आला आहे तीच मुळी चुकीचा आहे आम्ही चळवळ मागे घेतल असे जाहिर केल्यानंतर हिंदुस्थानच्या अध्यक्षांची संमति घेवून लागू करण्यात आला

आहे पोलीसांच्या चुकीमुळे म्हणा किंवा जितर चुकीमुळे म्हणा मान हा कायदा लागू करण्यात आला हे कबूल करावे लागेल सध्या अशा तऱ्हेची कोणत्याही प्रकारची चळवळ तेलंगणात हैद्राबाद मध्ये किंवा हैद्राबादच्या कोणत्याहि भागात चालू नाही आणि शिवाय गेल्या सेशनमध्ये हे बिल आपणापुढे मांडले होते त्या वेळला जी परिस्थिती होती त्या पेक्षा आजची परिस्थिती जास्त चांगली आहे असे सरकारला आणि गृहमंत्र्यानाहि कबूल करावे लागेल नेहमी हा मुद्दा पुढे करण्यात येतो की राज्यात शांतता राखण्यासाठी ह्या कायद्याची आवश्यकता आहे परंतु मी जो आता सभागृहापुढे मुद्दा मांडला आहे की आजच्या परिस्थिती मध्ये या कायद्याची आवश्यकता नाही तो सभागृहातर्फे मान्य करण्यात येईल आणि हा कायदा शक्य तितक्या लौकर रद्द करण्यात येईल अशी मी आशा करतो

तिसरी गोष्ट म्हणजे आमचे चावरघाटचे सन्माननीय सभासदानी मी मांडलेल्या बिलाचा विरोध करताना सांगितले होते की राज्यात चोऱ्यांना दरोडेखोरांना बरोबरच आळा घालू नये असे तुम्हाला वाटते काय ? मला त्याना सांगावयाचे आहे की मी प्राक्टिस केली नाही तरी मी कायद्याचा अभ्यास केला आहे आणि सभागृहापुढे सांगायला हरकत नाही की मी अेल् अेल बी ची परिक्षा फस्ट क्लासमध्ये पास झालो आहे आणि मीहि जिंडीयन पिनल कोडाचा अभ्यास केला आहे मला असे म्हणावयाचे आहे की आमचे जे जिंडीयन पिनल कोड आहे ते ब्रिटिश साम्राज्य शाही चौकटीत तयार झालेले आहे आणि साम्राज्यशाहीचा हा मोठा दगड हिंदुस्थानच्या मानवर ठेवला होता यात तुम्हाला चोऱ्या दरोड्याना आळा घालता येत नाही काय ? अेका मोठ्या कायदे पंडिताने म्हटले आहे की हिंदुस्थानातील पिनल कोडात बसणार नाही अशी अेकहि गोष्ट नाही फक्त त्यामुळे पुरुषाची स्त्री आणि स्त्रीचा पुरुष फक्त त्यामुळे करता येत नाही तेव्हा सभागृहापुढे चोऱ्याचे दरोड्याचे भयानक चित्र ठेवण्याचे कारण नाही असे मला वाटते हा कायदा रद्द केल्याने कोणत्याही प्रकारे नुकसान होणार नाही

मागे विरोध करताना मुख्य मंत्र्यानी सांगितले होते की आम्हाला या कायद्याचा फारसा अुपयोग करावा लागला नाही ह्या कायद्याप्रमाणे फार तर १ ५ डिटेंशन (Detention) ऑर्डर काढाव्या लागल्या असतील अेकीकडे असे सांगता की या कायद्याचा आम्हाला अुपयोग करावा लागला नाही आणि दुसरीकडे असे भासवता की हा कायदा रद्द केला तर आकाश कोसळेल हे बरोबर नाही असे जर आहे तर यावरून हे सिद्ध होते की या कायद्याची आता मुळीच गरज नाही आम्हाला सांगितले जाते की राष्ट्राच्या शस्त्रागारात निरनिराळी शस्त्र भरून ठेवायचे आहे की शस्त्रागारात जास्त शस्त्र ठेवले तर लोकाला अुगाच शंका येते आणि वाटते की काही तरी काळ बेरे दडपशाही तयारी तर नाही ना ? तुम्हाला वाटत असेल की आम्ही चौकच्या कलेक्टर कचेरीवर दुष्काळ परिस्थिति जाहिर करण्यास लावण्याकरता गेलो व घातक मोर्चा भरून आज तेव्हा तुम्हाला ह्या कायद्याच अपराध मला मोठ्या जोराने सांगता येते की कलेक्टरच्या कचेरीवर मोर्चे घाव अलं होते आणि लढ्याचा प्रयत्न झाला पण अमच्या पोलीसांच्या चातुर्याने प्रसंगावधानाने दडपशाही न वापरता सर्व परिस्थिति आटोक्यात आली मला असे वाटते की जरूर शस्त्र ठेवल्याने शांतता ठेवणे शक्य नसते या वेळी मला मी जेव्हा मिडल स्कूलमध्ये होतो त्या वेळची अेका गोष्टीची आठवण होते विश्वासराव नावाचा अेक पठाण होता त्याच्या सर्व अंगावर शस्त्र लटकलेले असत आणि जेव्हा वाघ आला तेव्हा पळून

पकडून गेले आणि तो पळून गेला तेव्हा मला असे सांगावयाचे आहे की अशा प्रकारे शस्त्रागारामध्ये जास्त शस्त्र ठेवून आपले राज्य सुरक्षित ठेवू शकू अशी कल्पना करणेच चुकीचे आहे राज्य शस्त्रांच्या आधारावर न टिकता बहुजन समाजाच्या पाठिंब्यावर चालत असते ही गोष्ट इतिहासात सिद्ध झालेली आहे तेव्हा मला असे वाटते की लोकप्रतिनिधीचे म्हणविणाऱ्या सरकारने ही गोष्ट मनात धरली पाहिजे जिकडे तुम्हीच युनोमध्ये जाऊन तुम्हीच सारे सांगता की ५ टक्के डिसआर्मामेंट (Disarmament) करा निदान तेवढे तरी तुम्ही स्वतःच्या आचरणात आणा तुमच्या जवळ आहे तेवढ्या कायद्याचा वापर करा हा जो कायदा आहे तो जनतेच्या डोक्यावर लटकत्या तरवारीप्रमाणे आहे तो तुम्हाला परत घ्यायला पाहिजे म्हणून मी गृहमंत्र्यांना विनंति करतो की त्यांनी हा कायदा रद्द करावा

शेवटी मला असे सांगावयाचे आहे की यांनी तिसऱ्या सभासदाकडून आमच्या लोकशाही आघाडीवर आणि त्याचा अंग जो कम्युनिस्ट पक्ष भाग आहे त्यावर टाकण्याचा प्रयत्न केला जातो मला सांगावयाचे आहे की आमचा आणि तुमचा काही बाबतीत मतभिन्न विरोध असेल परंतु आम्ही चळवळ मार्ग घेतली आहे असे सांगितले असताना तुम्ही आमच्या अभ्यासानुसार कोणत्याहि प्रकारे शंका घेणे हे काही राजकीय मुत्सद्देगिरीचे धोरण होणार नाही आम्ही तसे म्हटले तर फटींग लोक आहोत ठरवले तसे करू सशस्त्र लढा करावयाचा ठरवला तर कितीही कायदे आडवे आले तरी तो करू मग तुम्ही कितीहि कायदे करा कितीही शस्त्र आपल्या शस्त्रागारामध्ये ठेवा कितीही शस्त्र जवळ करा आमच्या धारणात बदल होईल असे मुळीच नाही उलट जर लढा करावयाचा नाही असे ठरवले तर तुम्ही आम्हाला कितीही चिथवण्याचा प्रयत्न करा आम्ही त्याला मानणार नाही लोकशाही मार्गाने आम्हाला शेतकरी मजूरांचे राज्य कायम करावयाचे आहे आणि आम्हाला विश्वास आहे की त्याच मार्गाने आम्हाला वाढत जातेला पाठिंबा मिळेल तो पर्यंत लोकशाहीचा मार्ग खुला आहे तो पर्यंत आम्ही त्याच मार्गाने जाऊन सध्याच्या सत्तारूढ पक्षाला जो भांडवलदाराचा हस्तक आहे त्याला नामोहरम करू शकू असा आम्हाला विश्वास आहे आणि त्याच प्रमाणे आम्ही सर्व प्रांतात काम करीत आहोत आता फक्त प्रश्न एवढाच उरतो की तुम्ही कोणत्या मार्गाचा अवलंब करता मला स्पष्ट सांगावयाचे आहे की आमचा मार्ग हिंसेचा नव्हे तुम्ही तो वापरला तर आम्हाला त्याचा प्रतिकार त्याच मार्गाने करावा लागेल तुम्ही जर शस्त्राचे दडपशाहीचे धोरण ठेवले आणि आम्हाला शांततेच्या मार्गाने काम करणे अशक्य करून सोडले तरच आम्ही दुसऱ्या मार्गाचा अवलंब करू आणि मग जर शांतता राहिली नाही तर याची जबाबदारी आमच्यावर राहणार नाही असे मी कितीतरी वेळा स्पष्ट केले आहे आणि शिवाय श्री मकदुम यांनी ही स्पष्ट केले आहे

आपल्या राष्ट्राच्या अभ्युदयासाठी ध्येय तो सर्वांनी मिळून शांतता कायम ठेवण्यासाठी प्रयत्न केला पाहिजे आणि हेच ध्येय सर्वांनी ठेवले पाहिजे याच मार्गाने गेले असता सर्वांना एकमेकांचे सहकार्य घेऊन पुढे जाता येणे शक्य आहे ही जी आमची राष्ट्रीय परंपरा आहे ती जर कायम ठेवावयाची असेल तर अशा तऱ्हेचे कायदे नष्ट केले पाहिजेत आणि जनतेच्या पाठिंब्यावरच आपल्या राज्याचे अधिष्ठान असले पाहिजे सभागृहाला आणि गृहमंत्र्यांना मला अशी विनंति करावयाची आहे की असे कायदे रद्द करून अशा तऱ्हेचे वातावरण निर्माण केले पाहिजे की ज्यामध्ये एक पक्षाला असे वाटू लागेल की जनतेच्या पाठिंब्याने आम्हाला वाटणारे राज्य आम्ही आणू

शकतो आणि असे सरकार स्थापन करू शकतो की जे फ्यासिस्ट (Fascist) किंवा रावणशाही मार्गाचा अवलंब करणार नाही माझी सभागृहाला आणि माननीय गृहमंत्र्यांना अशी विनंति आहे की त्यांनी हा कायदा रद्द करावा आणि माझ्या बिलाच्या पहिल्या वाचनाला मान्यता द्या

Mr Speaker The question is

That L A Bill No XV of 1952 The Hyderabad Security Measures (Repealing Bill) 1952 be read a first time

The motion was negatived

Mr Speaker Since the motion for the first reading has been negatived the question of second and third readings does not arise So it is not necessary to take up the next item *viz* the second and third readings The next item is Shri G Hanumanth Rao to move his resolution

Shri G Hanumantha Rao Mr Speaker Sir we are discussing with the other party to bring an agreed resolution So at present I do not wish to move my resolution

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir permit me to explain the situation I have approached the Leader of the House and requested him that we should have an agreed resolution on the question of peace Both the Opposition and the Leader of the House are agreed that there should be peace in the world Since I do not want any controversy over this issue we are trying to have an agreed resolution and I hope you will permit us to postpone the moving of this resolution

Mr Speaker When does Shri G Hanumantha Rao want to move his resolution ?

Shri G Hanumantha Rao In the next session Sir

Non Official Resolution No II

Mr Speaker All right, Let us proceed to the next item on the Agenda Shri K Venkatram Rao may move his resolution

Shri K Venkatram Rao I beg to move the following resolution

This Assembly is of the opinion that the present heterogeneous structure of Hyderabad and of several other provinces of the South is the product of the British conquest of India and historical vicissitudes and is detrimental to intellectual and the social growth of the people Regrouping of provinces on the basis of language and culture of the people is therefore necessary in the democratic and united India

This Assembly therefore recommends to the Government to request the President of the Republic of India to recommend under Article No 3 of the Constitution for immediate introduction in the House of the Pepole a Bill for the purposes of —

(*a*) Disintegration of Hyderabad State on the linguistic basis

(*b*) Reconstitution of the adjoining provinces on the basis of language and culture

(*c*) Integration of the linguistic regions of Hyderabad State into corresponding reconstituted linguistic provinces and of the Telugu speaking area immediately in the proposed Andhra State

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir I wish to move an amendment to this if permitted It is only a verbal change We had no knowledge that the resolution was coming up to day

Mr Speaker That can be done later on

شری کے وینکٹ رام راؤ   مسٹر اسپیکر   حیدرآباد کے ڈس انٹگریشن
(Disintegration) کے بارے میں جو ریزولیوشن آپکے سامنے ہے وہ کوئی نیا
سوال نہیں ہے   یہ مطالبہ پرانی تمناؤں در یہ ا ہندوں اور آشاؤں (आकांक्षा)
کو اس ریزولیوشن کی شکل میں آپکے سامنے پیش کر رہا ہوں   ان تمناؤں کی تکمیل
کے لیے آپکے بھی کمٹمنٹس (Commitments) ہیں اور ہمارے بھی
یہاں کی مطلق العنان حکومت کے خلاف عوام نے جو جدوجہد کی اور جو جنگ آزادی لڑی
اس کی تکمیل کے بعد اور پہلے جو وعدے کیے گئے تھے انہیں پورا کرنا ضروری ہے   و یہ
آزادی حاصل کرنے کا مقصد جسے کا و ما ر جائیگا   لیکن ایسی چیزیں ہمارے سامنے
آرہی ہیں کہ ہم خواب میں بھی کا تصور نہیں کر سکتے ہیں   نظام کی حکومت نے
مہا راشٹرا   آندھرا   اور کرناٹک کو ایک ہی جیل خانے میں ڈالکر ۔ کر دیا تھا   یہ
اسٹیٹ تینوں قوموں کا جیل خانہ تھا   آج بھی وہی شکل ائی ہے   اس شکل میں ہم

زندہ رہنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ ہماری یہ منشا ہی کسی ایک پارٹی کی نہیں ہے کہ
تمام پارٹیز کی یہی تمنا ہے کہ حیدرآباد کی عمر اری نہ ہو ۔ ان ان نیچرل ڈویژن
(Unnatural division) ان رہے یہ صرف ہم اور بلکہ جو ملک بھر
بھی اس سامراج شاہی کے خلاف رہے ہیں اور انکا بھی یہی کہنا تھا ۔ مگر افسوس کہ
آزادی کے بعد ہم اور تمام سٹیٹ کانگرس اور ان کو بھول بیٹھے ۔ نہ صرف حیدرآباد بلکہ
پورے ہندوستان کو لسانی بنیادوں پر تقسیم کرنا چاہیے ۔ اس مقصد کو کانگرس نے بھی
مان لیا ہے ۔ لیکن آزادی حاصل ہونے کے بعد یہ سمجھا گیا کہ کوشش کی جا رہی
ہے کہ بھاشاواری (भाषावारी) لائنس پر ہندوستان کو تقسیم کیا جائے
تو اس سے ملک کو نقصان پہنچے گا ۔ جو چیز آزادی ملنے سے پہلے اچھی سمجھی جا رہی
تھی اور جس چیز کو پورے ہندوستان کے لیے ٹھیک سمجھا جا رہا تھا اوسی کو
آزادی ملنے کے بعد آج برا کیسے سمجھا جا سکتا ہے ؟ پورے ہندوستان کو زبان واری
بنیاد پر تقسیم کرنے کے ارادے کی تکمیل کرنی پڑے گی ۔ زبان واری لائنس پر ریاستوں کی
تقسیم کے مسئلہ کا تعلق سارے ہندوستان سے اتنا نہیں ہے جتنا کہ جنوبی ہند سے ہے

یہ سامراج شاہی کی پالیسی تھی کہ ہندو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے ۔ لیکن جنوبی
خوش قسمتی سے جنوبی ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات نہیں ہوئے ۔ اس لیے یہاں کے لوگوں
میں پھوٹ ڈالنے اور ڈویژن کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ایک زبان بولنے
والوں کو الگ ریاست میں رکھ دیا گیا ۔ مدراس میں ملاباری آندھرا اور کرناٹک
بمبئی میں مہاراشٹر گجراتی اور کرناٹک اسکے علاوہ دوسرے اسٹیٹس جیسے میسور
ٹراونکور میں کرناٹک اور کچھ تلگو علاقہ ہے ۔ ٹراونکور میں تامل کا علاقہ ہے اس طرح ہندوستان
کے ٹکڑے کرکے کچھ حصہ اپنے قبضہ میں رکھا اور کچھ حصہ اپنے پٹھو راجہ مہاراجہ
کے قبضہ میں جو انکی حکومت کے ستون سمجھے جاسکتے تھے دیدیا گیا ۔ میں کہونگا
کہ اس طرح ان نیچرل (Unnatural) طریقہ پر جو تقسیم ہو گئی ہے
اسکو ختم کرنا چاہیے ۔ اس مسئلہ کو التوا میں نہ ڈالنا چاہیے ۔ کانگرس نے اپنا
آرگنائزیشن بھاشا واری لائنس پر کیا ہے ۔ جب آپ اپنا آرگنائزیشن بھاشا واری لائنس
پر کرتے ہیں اور اس کو مصلحت نہیں سمجھتے ہیں تو پھر اوسی بھاشا واری لائنس پر
ریاستوں کی تقسیم کا مطالبہ غیر فطری کیسے سمجھا جاسکے گا ؟ آندھرا کے لوگوں کو بھی
اس کا حق ہے کہ وہ اپنی مادری زبان میں اپنے راج پاٹ کے کاروبار چلائیں ۔ حیدرآباد
میں تین چار زبانیں بولی جاتی ہیں ہمیں اس سبھا میں آکر یہ تجربہ ہوا ہے کہ کوئی
آنریبل ممبر جب اپنی مادری زبان میں تقریر کرتے ہیں تو دوسرے آنریبل ممبرس نہیں
سمجھ سکتے ۔ اس قسم کی دقتیں دوسرے کاروبار میں بھی ہیں ۔ اڈمنسٹریشن چلانے
والے عہدہ داروں کے تبادلے میں بھی دقتیں پیش آتی ہیں ۔ ایسے شخص کا تبادلہ
جسکی مادری زبان مرہٹی ہے تلنگانے میں کر دیا جائے یا کسی کی مادری زبان تلنگی
ہو اس کا تبادلہ مرہٹواڑی میں کردیا جائے تو اس سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں ۔ نہ صرف
کاروبار کے چلانے میں دقت ہوتی ہے ۔ بلکہ ان ملازمین کے بچوں کی تعلیم کا بھی نقصان

ہوتا ہے موجودہ دشواریوں کے علاوہ اس طرح آنے والے نوجوانوں کے لیے بھی مشکلات کا سامنا کرنا ہے انکی تعلیم و تربیت میں رکاوٹیں پیش آتی ہیں حیدرآباد کی بھاشاواری تقسیم نہ کرنے سے یہ ساری مشکلات پیدا ہوگئی ہیں بہت سے لوگ جو کانگریس میں ہیں وہ بھی چاہتے ہیں کہ ریاستوں کی بھاشا واری تقسیم ہوں چاہیے یہ ایک لانگ اسٹینڈنگ ڈیمانڈ (Long Standing Demand) ہے اسکو عدرب لنگ کے درجہ میں پس پشت ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے جسکی وجہ سے پوٹی شری راملو کو وہ دن دیکھنا پڑا حکومت ہند ایک لانگ اسٹینڈنگ ڈیمانڈ کو روبعمل لانے سے انکار نہیں کرسکتی تھی آج عوام اپنے حقوق کو سمجھ چکے ہیں حکومت ہند کو مجبور ہو کر عوام کی طاقت کے سامنے جھکنا پڑا اور آندھرا اسٹیٹ قائم کرنے کا اعلان کرنا پڑا ماسم آندھرا اسٹیٹ عنقریب میں قائم ہو جائیگا وشال آندھرا (विशाल आंध्र) کے قیام کی ایک اور صورت بھی ہے اس سلسلہ میں بھی دوسرا قدم اٹھانا پڑیگا اگر حیدرآباد کو بھاشا واری طور پر تقسیم کردیں تو دوسری ریاستوں کا مسئلہ بھی حل ہو جائیگا لوگوں کی ایک مدت سے جو خواہش ہے لانگ اسٹینڈنگ مطالبہ ہے وہ پورا ہو جائیگا اگر حیدرآباد تقسیم ہو جائے تو لازماً مہاراشٹرا بھی قائم ہو جائیگا حیدرآباد کے لوگوں کے لیے یہ ریاست ایک قید خانہ سی ہوتی ہے جو جنوبی ہندوستان کی ترقی میں ایک روڑا سی ہوتی ہے اس چیز کو دور کرنا ضروری ہے تاکہ فطری طور پر لوگوں کو ترقی کرنے کے مواقع مل سکیں اور یہ حق انکا فطری حق ہے یہ مطالبہ فطری مطالبہ ہے جہاں کہیں اشخاص ایسے ہیں جو یہ نہیں چاہتے کہ اپنی زبان میں کاروبار چلائیں ؟ اسمبلی کے پورے کاروبار اپنی زبان میں چلیں ؟ [illegible] سے جو احکام نکلتے ہیں وہ اپنی مادری زبان میں نکلیں ؟ یہ آپ بھی چاہتے ہیں اور ہم بھی بعض پارٹیوں میں خصوصاً کانگریس کی پارٹی میں خود غرضیاں ہیں کانگریس سمجھتی ہے کہ آندھرا اسٹیٹ قائم ہو جائے تو وہاں کانگریس مینارٹی (Minority) میں رہیگی وہ اپنی منسٹری قائم نہ کرسکے گی لیکن کیا اس طرح سے سوچنے اور مطالبے کو آگے بڑھانے میں روڑے اٹکانے اور لوگوں کے راستے میں آنے سے یہ مطالبہ ہٹ سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں بہت سے لوگ چاہتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ وشال آندھرا ایک نہ ایک دن قائم ہو کر ہی رہیگا ایسا جانتے ہوئے بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہیں کرتے ہم کہتے ہیں کہ آپ ہمت کیجیے د ہونے کی وجہ سے عوام کا نقصان ہو رہا ہے اسلئے زیادہ انتظار نہیں کیا جاسکتا تلنگانے میں اور آندھرا علاقے میں جو پچھڑا ہوا ہے [illegible] کا اندازہ لگا ہے اکٹھہ اور دو کمٹہ رائلسیما کے ترقی علاقے ہیں وہاں بھی قحط کے آثار نمودار ہوئے ہیں اگر وہاں ندی کنارہ پراجکٹ کی تعمیر کی جاتی تو قحط کی کالا پلٹ ہو سکتی تھی ان حصوں کی تکمیل کیوں نہیں ہو رہی ہے ؟ اگر وشال آندھرا قائم ہو جائے تو انکا پہلا فرض یہ ہوگا کہ وہ ندی کنارہ پراجکٹ تعمیر کرے ایسے مسائل کیوں حل نہیں ہو رہے ہیں ؟ وجہ یہی ہے کہ حیدرآباد کا جو ان بیجوڑ توڑ (Unnatural division) ہے قوموں کا جو قید خانہ سا ہوا ہے اسکی وجہ سے یہ ساری مشکلات پیدا ہوگئی ہیں

اس قد حانہ کے بہر دور کی حسب سے حصور نظام کو بنائے رکھا ہے اسکی بقا کے لیے رولنگ پارٹی یہ سب کچھ کر رہی ہے یہ رولنگ پارٹی کی خود غرضی ہے کہ عوام کے مطالبہ کو حسب حال بحال رکھی ہوئی ہے آج عوام کیا سمجھ رہے ہیں ؟ کیا یہ نہیں سمجھ رہے ہیں کہ یہی حکومت کی ما کے لیے عوام کے مطالبہ کی تکمیل نہیں کی جا رہی ہے ؟ کیا الزام آپ پر عائد نہیں ہو رہا ہے ؟ ہم پر تو یہ الزام عائد نہیں ہوسکتا انصاف وحق حاصل کرنے کے لیے پورے کرناٹک (दक्षिण भारत) کی زبان واری نہایت ضروری ہے

پہلے نہرو نے وعدہ کیا تھا کہ حیدرآباد میں کانسٹیٹیوٹ اسمبلی قائم کی جائیگی اور اسکے ذریعہ یہاں کے ایک کروڑ ۸۶ لاکھ فرد کو اپنے مسئلہ کا حل کرنے کا حق رہیگا ان ایک کروڑ ۸۶ لاکھ انسانوں کا کیا فیصلہ ہوسکتا تھا آپ بھی جانتے ہیں میں بھی جانتا ہوں جو فیصلہ نافذ ہونے والا تھا اوس کو روکنے کے لیے کانسٹیٹیوٹ اسمبلی کے ڈیمانڈ کو واپس لے لیا گیا حیدرآباد کے عوام اس سے واقف ہیں اس کا نتیجہ ہوسکتا ہے اس سلسلہ میں کسی ریفرنڈم یا پلیبسائٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ کانسٹی ٹیوشن کے ریسٹرکشن کا سوال ہے اس وجہ سے ہم تمام قد آوار سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ہند سے کہدیا جائے کہ حیدرآباد کو توڑ کر جو مدعا بنا کر رکھا گیا ہے زبان واری بنا پر توڑ دیا جائے اور جو رکاوٹیں پڑی ہوئی ہیں اون کو توڑ دیا جائے آج عوام کی منزل وشال آندھرا سمیوکت کرناٹک (संयुक्त कर्नाटक) سمیوکت مہاراشٹر (संयुक्त महाराष्ट्र) ہے اوسی جانب عوام نظر کر رہے ہیں اوسی راستے پر چل رہے ہیں جو کوئی ان کے راستے میں حائل ہوگا وہ باقی نہیں رہ سکیگا اور اس بہاؤ میں وہ خود بہہ جائیگا یہ عوام کا فیصلہ ہے اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ جو ریزولیوشن حکومت ہند سے [illegible] کرنے کے لیے پیش کیا گیا ہے اوسکی تائید کی جائیگی ہم یہ مطالبہ پورا کرتے رہینگے اور اپنے مطالبہ کو حاصل کرکے رہینگے

مسٹر اسپیکر ریزولیوشن موو ہوچکا ہے اور بحث بھی کی جاچکی ہے معلوم ایسا ہو رہا ہے کہ بعض آنریبل ممبرس امنڈمنٹس پیش کرنا چاہتے ہیں اس لیے اس پر امنڈمنٹس کل گیارہ بارہ بجے تک آجانے چاہئیں لیکن بارہ بجے کے بعد اس کا موقع نہیں رہیگا اس واسطے کہ اسکو ٹائپ کرانا اور سرکولیٹ کرانا ہوتا ہے امنڈمنٹ آنے کے بعد پھر اس پر بحث ہوگی اب آدھا گھنٹہ باقی ہے [illegible] معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس وقت تک بحث کو جاری رکھا جائے یا اب ملتوی کرکے کل امنڈمنٹس آنے کے بعد اس پر ڈسکشن شروع کیا جائے

Shri Annaji Rao Gavane I think it would be better if we discuss tomorrow only after tabling of all the amendments

Mr Speaker All right We adjourn now till 3 p m to morrow

7 25 p m The House then adjourned till Three of the Clock on Wednesday 25th March 1953